تعمیر ادب

حصہ چہارم

از حضرت علامہ مولانا بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری
رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

مدرسہ گلشن رضا کوملبی ضلع ناندیڑ
مہاراشٹر پن ۴۳۱۷۲۲

Scanned with CamScanner

۷۸۶/۹۲

کتابت کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مکاتب اسلامیہ کے نونہالوں کی اردو تعلیم کا سلسلہ

تعمیر ادب

حصہ چہارم

مرتبہ

حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد قادری رضوی نوری علیہ الرحمۃ والرضوان

سابق صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ بڑھیا کھنڈسری بازار ضلع بستی۔ یوپی۔

ناشر

مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر پن ۴۳۱۷۲۲

Rs. 8/

ہدیہ ۸ روپئے

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

سنی مسلمانوں کے نونہالوں کی اردو تعلیم کے لئے خالص درسی انداز پر "تعمیرادب" کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ ترتیب مضامین میں اس بات کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے کہ ننھے بچوں کا ذہن اردو زبان میں پختگی حاصل کرنے کے ساتھ سُنیّت کے پاکیزہ سانچے میں ڈھلتا جائے۔

زیر نظر حصہ میں بسلسلۂ اعانت تدریس ایک نئے عنوان کا اضافہ ہے۔ یعنی مشق کی سُرخی قائم کرکے اس کے تحت قواعد کا مختصر بیان اور کلمات کی توضیح کی گئی ہے۔

امدادی مدارس بالخصوص نجی (پرائیویٹ) مکاتب میں اردو پڑھانے والے بیشتر مدرسین قواعد سے نابلد ہوتے ہیں اسی وجہ سے درسی کتابوں کے اندر امتحانی سوالات جو قواعد سے متعلق ہیں وہ دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ اس لیے ہم نے سوال قائم کرنے سے پہلے قواعد سے متعلق مسئلہ کی وضاحت زیر عنوان مشق کردی ہے۔ پھر بھی جس مدرس کو اس کا پڑھانا اور سمجھانا دشوار معلوم ہو وہ اس کو درس سے خارج کردے۔

عام مدرسین سے گذارش ہے کہ آپ حضرات سبق پڑھانے سے پہلے خود کتاب کا مطالعہ کریں اور مشق کے تحت الفاظ کی جو وضاحت کی گئی ہے

Scanned with CamScanner

اسے بغور ملاحظہ فرمالیں تاکہ بچّوں کو مضمون سمجھانے اور دشوار لفظوں کا معنیٰ بتانے میں آپ کو آسانی محسوس ہو۔ ہم نے مشق کا زیادہ حصّہ آپ حضرات کی بصیرت افزائی کی خاطر تیار کیا ہے۔ لہٰذا اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں

تجربہ کار اساتذہ سے درخواست ہے کہ کتاب میں جو بھی درسی خامی نظر آئے اس سے مجھے مطلع کریں تاکہ آئندہ اس کا تدارک کیا جائے

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْلَمِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ
وَابْنِهِ السَّيِّدِ الْكَرِيْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ
الْجِيْلَانِيِّ الْبَغْدَادِيِّ اَجْمَعِيْنَ ۝
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

فقیر قادری بدرالدّین احمد رضوی
خادم دارالعلوم فیض الرّسول
براؤں شریف ضلع بستی۔ یکم ربیع الاوّل شریف
سنہ ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۷۲ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	دُعا	۵	۱۴	خلافت اور حکومت	۶۱
۲	نرالی شان	۸	۱۵	نعت شریف	۶۶
۳	سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۱	۱۶	سندھ میں مسلمانوں کی آمد	۶۸
۴	ہندوستان	۱۵	۱۷	اللہ تعالیٰ کی پہچان	۷۲
۵	قریش	۲۰	۱۸	شیرِ خدا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۷
۶	امتحان	۲۵	۱۹	سچ کی برکت	۸۰
۷	نعت شریف	۳۰	۲۰	سلطنتِ غزنوی	۸۴
۸	دنیا	۳۳	۲۱	شاہانِ ہند	۸۹
۹	بنی ہاشم	۳۸	۲۲	سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۴
۱۰	خالقِ عالم	۴۲	۲۳	ایک مسلمان جن کی وفاداری	۹۹
۱۱	آسمان	۴۶	۲۴	منقبت	۱۰۲
۱۲	اہل بیت	۵۱	۲۵	علم کی برکت	۱۰۴
۱۳	برّاعظم	۵۶	۲۶	نکھرا فیصلہ	۱۰۹
				ضمیمہ از ۱۱۳ تا ۱۲۰	

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دُعا

از سرکار اعلیٰحضرت شاہ امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پہ چلنا پڑے

Scanned with CamScanner

رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدا[ع] کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو!
(حدائقِ بخشش)

مشق

حضراتِ مدرسین مضمون ذیل کا بغور مطالعہ کریں پھر بچوں کو وضاحت سے سمجھائیں بعدہٗ ان سے زبانی سنیں۔

(۱) انسان کی بولی کو لفظ کہتے ہیں جیسے تم اپنے منہ سے کہو خدا، رسُول، قلم پڑھتا ہوں، بمبئی سے — تو تمہاری ان بولیوں کو لفظ کہیں گے۔

(۲) لفظ بول کر جو چیز سمجھی جائے اسے معنیٰ کہتے ہیں۔

(۳) جو چیز ہاتھ یا پیر یا زبان وغیرہ سے کی جائے اسے کام کہتے ہیں مثلاً لکھنا پڑھنا، مارنا، چلنا، آنا، جانا۔

(۴) جو چیز کسی کام کے سبب سے پیدا ہو اسے بھی کام کہتے ہیں جیسے پھٹنا، کٹنا، گرنا

(۵) جس لفظ کو سن کر اس سے کوئی ایک چیز سمجھی جائے اسے واحد کہتے ہیں جیسے کتاب، پیڑ، لڑکا

[ع] غمزدا۔ غم دور کرنے والا —— غم زدہ:۔ غم کا مارا

(۶) جس لفظ کو سن کر اس سے ایک طرح کی کئی چیزیں سمجھی جائیں اسے جمع کہتے ہیں جیسے کتابوں، لڑکے، چیزیں۔

(۷) جس لفظ کو سن کر اس سے کوئی کام سمجھا جائے اسے مصدر کہتے ہیں مثلاً لکھنا، پڑھنا، مارنا، چلنا، چلانا وغیرہ یہ سب الفاظ مصدر ہیں۔

(۸) مشکل: کٹھن، مصیبت۔ شادی: خوشی۔ دیدار: دیکھنا۔ نزع: جانکنی، موت۔ سو شمشیر: تلوار کی دھار۔ (مراد پل صراط) قدسی: فرشتہ۔ غمزدہ: غم کا مارا۔ غمزدا: غم دور کرنے والا۔

(۹) صاحب، عربی لفظ ہے جب یہ لفظ شروع میں کسی دوسرے لفظ سے جوڑ دیا جائے تو اس کا معنی "والا" ہوتا ہے جیسے صاحب مال، مال والا۔ صاحب علم، علم والا۔ صاحبِ قلم، قلم والا۔

(۱۰) صاحبِ کوثر، کوثر والا۔ ایک بہشتی دریا کا نام کوثر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا مالک بنایا ہے اسی لئے حضور کو صاحب کوثر کہتے ہیں۔

سوالات

(۱) ساتویں شعر کا مطلب بیان کرو؟

(۲) نزع، عطا، عشق، غمزدا[۵]، کوثر۔ پل صراط کی ہجے کرو۔؟

(۳) زبانیں اور قدسیوں کا واحد بتاؤ؟

[۵] غمزدا۔ زدن مصدر سے اسم فاعل سماعی ہے۔

Scanned with CamScanner

نرالی شان والا

سارے جہان کا پروردگار ایک اللہ ہے۔ وہ یکتا اور بے مثل ہے۔ نہ وہ کسی کی طرح ہے نہ کوئی چیز اس کی طرح ہے۔ وہ حیّ ہے۔ یعنی اپنے آپ زندہ ہے اور دوسری چیزیں اس کے زندہ رکھنے سے زندہ رہتی ہیں۔ وہ کان، ناک، زبان، آنکھ وغیرہ اعضاء سے پاک ہے۔ وہ بہت ہی نرالی شان والا ہے۔

دیکھو! انسان زبان کے بغیر کچھ بول نہیں سکتا، آنکھ کے بغیر کچھ دیکھ نہیں سکتا اور کان کے بغیر کچھ سُن نہیں سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کیسی شان والا ہے وہ کلام کرتا ہے لیکن زبان سے پاک ہے۔ وہ ہر چیز دیکھتا ہے یہاں تک کہ ہواؤں اور آوازوں کو بھی دیکھتا ہے۔ وہ ہر بات سنتا ہے مگر کان سے پاک ہے وہ نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اس کی ہر بات انوکھی ہے۔ اس کی حقیقت سمجھ سے باہر ہے جَلَّ جَلَالُہٗ

دیکھو! دُنیا اگرچہ ہزاروں برس سے موجود ہے مگر اس کے

Scanned with CamScanner

باوجود اس کی ابتدا، ضرور ہے کیوں کہ دنیا اور اس کی ہر چیز مثلاً زمین و آسمان آفتاب و ماہتاب، بحر و بر، شجر و حجر، انسان و حیوان وغیرہ سب نو پید ہیں یعنی پہلے نہیں تھے بعد میں سب ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ، تو اس کے وجود کی کچھ ابتدا نہیں، وہ "ازلی" ہے یعنی ہمیشہ سے رہا ہے اور "اَبَدِی" ہے یعنی ہمیشہ رہے گا۔

وہ ہر خوبی والا ہے اور عیب کی تمام باتوں سے پاک ہے۔ سارے جہان کا اکیلا خدا وہی ہے۔ اس کی خدائی میں کسی کا ساجھا نہیں۔ ہر چیز اس کے بس میں ہے۔ وہ چاہے تو رائی کو پربت اور پربت کو رائی بنا دے۔ اس کی مقدس بارگاہ مجبوری اور بے بسی سے پاک ہے۔ جَلَّ جَلَالُہٗ

مشق

(۱) وقت کو زمانہ کہا جاتا ہے

(۲) زمانہ تین طرح کا ہوتا ہے، گزرا ہوا زمانہ، موجودہ زمانہ، آنے والا زمانہ

(۳) **فِعل**:۔ ایسا لفظ ہے جسے سن کر کوئی کام اور اس کے ہونے کا زمانہ دونوں ساتھ ساتھ سمجھا جائے۔ مثلاً پڑھا، کھاتا ہے، لکھے گا۔

Scanned with CamScanner

(۴) **فِعل مَاضِی** :۔ ایسا لفظ ہے جسے سُن کر کوئی کام اور گزرا ہوا زمانہ دونوں ایک ساتھ سمجھا جائے۔ جیسے پڑھا، آیا، گیا، دیا، لکھا، کھایا تھا۔ دیکھتا تھا

(۵) **فعل حَالْ** :۔ ایسا لفظ ہے جسے سُن کر کوئی کام اور موجودہ زمانہ دونوں ایک ساتھ سمجھا جائے۔ جیسے پڑھتا ہے، آتا ہے، کہتا ہے۔

(۶) **فعل مستقبل** :۔ ایسا لفظ ہے جسے سُن کر کوئی کام اور آنے والا زمانہ دونوں ایک ساتھ سمجھا جائے مثلاً پڑھے گا، آئے گا، کہے گا۔

(۷) بدن کے ایک ایک حصّہ کو "عُضْو" کہتے ہیں۔ جیسے ہاتھ، پیر، ناک، کان، سر، انگلی وغیرہ۔

(۸) عُضْو کی جمع "اَعْضَاء" ہے۔

(۹) آفتاب، سورج، ماہتاب، چاند، بحر، سمندر، تری، شجر، درخت، حجر، پتھر۔

سُوالات

(۱)____ اللہ تعالیٰ کی کوئی نرالی شان بتاؤ ؟

(۲)____ مارنا سے فعل ماضی، فعل حال، فعل مستقبل بناؤ ؟

(۳)____ اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے اس کا مطلب بیان کرو۔ ؟

Scanned with CamScanner

سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام دنیا میں تشریف لائے۔ پھر سب کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان کا رسول بنا کر بھیجا۔ ہمارے سرکار کے بعد نہ تو کوئی نبی پیدا ہوا نہ قیامت تک پیدا ہو سکتا ہے۔

دوسرے انبیاء کرام صرف اپنی قوموں کی طرف پیغمبر ہو کر تشریف لاتے رہے لیکن ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگرچہ عربی قوم میں پیدا ہوئے مگر آپ صرف عربوں ہی کے نہیں بلکہ دنیا کی تمام قوموں کے نبی ہیں۔ بلکہ آپ کی نبوت کا دائرہ اس سے بھی وسیع ہے۔ چنانچہ خود سرکار فرماتے ہیں اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً[ع] یعنی میں ہر ایک کے لیے رسول ہو کر آیا ہوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

ع۔ مسلم شریف جلد اوّل کتاب المساجد ص۱۹۹ ۱۲

علیہ وسلم انسان، جنات، حیوانات، نباتات، جمادات، فرشتے، زمین، آسمان، سورج، چاند، تارے، عرش، کرسی وغیرہ سب کے لیے رسول ور پیغمبر ہیں اور ان سب پر پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ماننا واجب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب ہمارے سرکار نے آسمان پر چمکتے چاند کی طرف اپنی نورانی انگلی سے اشارہ کر دیا تو چاند نے لاکھوں میل دور رہونے کے باوجود اپنا سینہ چیر دیا اور خود دو ٹکڑے ہو گیا۔ یونہی جب سرکار نے درختوں کو طلب فرمایا تو وہ اپنی جگہ سے اکھڑے اور زمین پر گھسٹتے ہوئے چل کر سرکار کے سامنے حاضر ہو گئے۔

شاید کسی کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہو کہ بے جان درختوں کو کیا معلوم؟ کہ مکہ شریف کے محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور یہ کہ ان کا حکم ماننا فرض ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ چند کافر انسان اور جنات کو چھوڑ کر باقی عالم کی ساری چیزیں میدان کا ایک ایک ذرّہ، سمندر کا ایک ایک قطرہ، درخت کا ایک ایک پتا، گھاس کا ایک ایک تنکا، آسمان کا ایک ایک تارا سب کے سب جانتے ہیں کہ سرکار مصطفیٰ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدائے پاک کے رسول اور ہم سب کے نبی ہیں

کیا تم نے نہیں سُنا ؟ کہ کنکروں نے بھرے مجمع میں سرکار کا کلمہ پڑھا۔ جانوروں اور درختوں نے سرکار کو سجدہ کیا۔ پتھروں نے سرکار کو سلام کیا۔ اُستُنِ حَنَّانَہ جو ایک خشک لکڑی تھی سرکار کی محبت میں پھوٹ پھوٹ کر روئی۔ اس کے رونے کو صحابۂ کرام نے اپنے کانوں سے سُنا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ایمان تازہ کرنے کے لیے آخر میں ایک حدیث شریف سُن لو۔ ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَامِنْ شَیْءٍ اِلَّا یَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا کَفَرَۃُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ یعنی چند بے ایمان جن اور آدمی کے سوا ہر چیز مجھے اللہ کا رسول مانتی ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

مشق

(۱) سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول اور بات کو حدیث شریف کہتے ہیں

(۲) اِسْم :۔ وہ لفظ ہے جسے سُن کر یا تو صرف کام یا صرف زمانہ یا کوئی چیز سمجھی جائے جیسے پڑھنا، لکھنا، آج، کل، پرسوں، قلم، زید، وہ، یہ

(۳) حَرْف :۔ وہ لفظ ہے کہ جب اسے تنہا بولا جائے تو اس کا کچھ معنیٰ سمجھ میں

عـــہ اس حدیث شریف کو طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت یعلی بن امرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ تجلی الیقین ص۲۷　　علم۔ بمعنیٰ اعتقاد و اذعان

Scanned with CamScanner

نہ آئے جیسے نے، کو، سے، تک، میں، کا، کی پر، لیکن، اگر، تو، نہیں۔

سُوالات

(۱) چاند دو ٹکڑے کیوں ہوا؟

(۲) ذیل کے جملوں میں اسم، فعل، حرف پہچان کر بتاؤ

میں نے پرسوں زید کو مسجد میں بلایا لیکن وہ نہیں آیا۔ احمد کا لڑکا یہاں پڑھے گا اگر تم پڑھنے میں محنت کروگے تو انعام پاؤگے۔ خالد دہلی سے بمبئی جائے گا۔ نماز پڑھنا فرض ہے۔

(۳) ذیل کے فعلوں میں ماضی، حال، مستقبل چھانٹ کر بتاؤ

بھیجا۔ جانتے ہیں۔ مانتی ہے۔ پڑھا۔ رہے گا۔

(۴) ذیل کے الفاظ کے ہجے کرو اور انہیں اپنی کاپیوں میں لکھ لو۔

حدیث، فرض، وسیع، صحابہ، عرب، قطرہ، حاضر۔

Scanned with CamScanner

ہندُوستان

ہندوستان ایک بہت ہی قدیم اور وسیع ملک ہے۔ اس کو عربی میں ھند اور انگریزی میں انڈیا کہتے ہیں۔ اگر تم ہندوستان کے بیچ میں کھڑے ہو جاؤ تو پورب کی سَمت بنگال اور پچھم کی سَمت گجرات، اتر کی طرف کشمیر اور دکھن کے رُخ پر راس کماری پڑے گا۔ ہندوستان کی لمبائی کشمیر سے راس کماری تک ایک ہزار نو سو پچاس میل ہے اور گجرات سے بنگال تک چوڑائی ایک ہزار پانچ سو ساٹھ میل ہے۔

اس بات کا ابھی تک صحیح پتہ نہیں لگایا جا سکا کہ اس ملک میں انسانی آبادی کب سے شروع ہوئی۔ سُراغ لگانے والوں کا قیاس اور اندازہ ہے ہے کہ آج سے تقریبًا پانچ چھ ہزار سال پہلے ہندوستان میں کوئی قصبہ اور شہر نہیں تھا۔ اس وقت تھوڑے بہت جو انسان تھے بھی تو ان کی کوئی مستقل آبادی نہ تھی بلکہ جنگلوں میں اِدھر اُدھر متفرق طور پر رہا کرتے تھے درختوں کے پھل اور جانوروں کے گوشت پر اُن کی زندگی بسر ہوتی تھی۔ پتھر کے اوزار اور سامان بنا کر کام نکالتے تھے

پھر جب آدمیوں کی تعداد بڑھی اور ان میں کچھ لوگ سوجھ بوجھ والے پیدا ہوئے تو لوہے اور تانبے اور دوسری دھاتوں کے اوزار اور سامان بنانے لگے اور کھیتی بھی کرنا شروع کر دیا۔

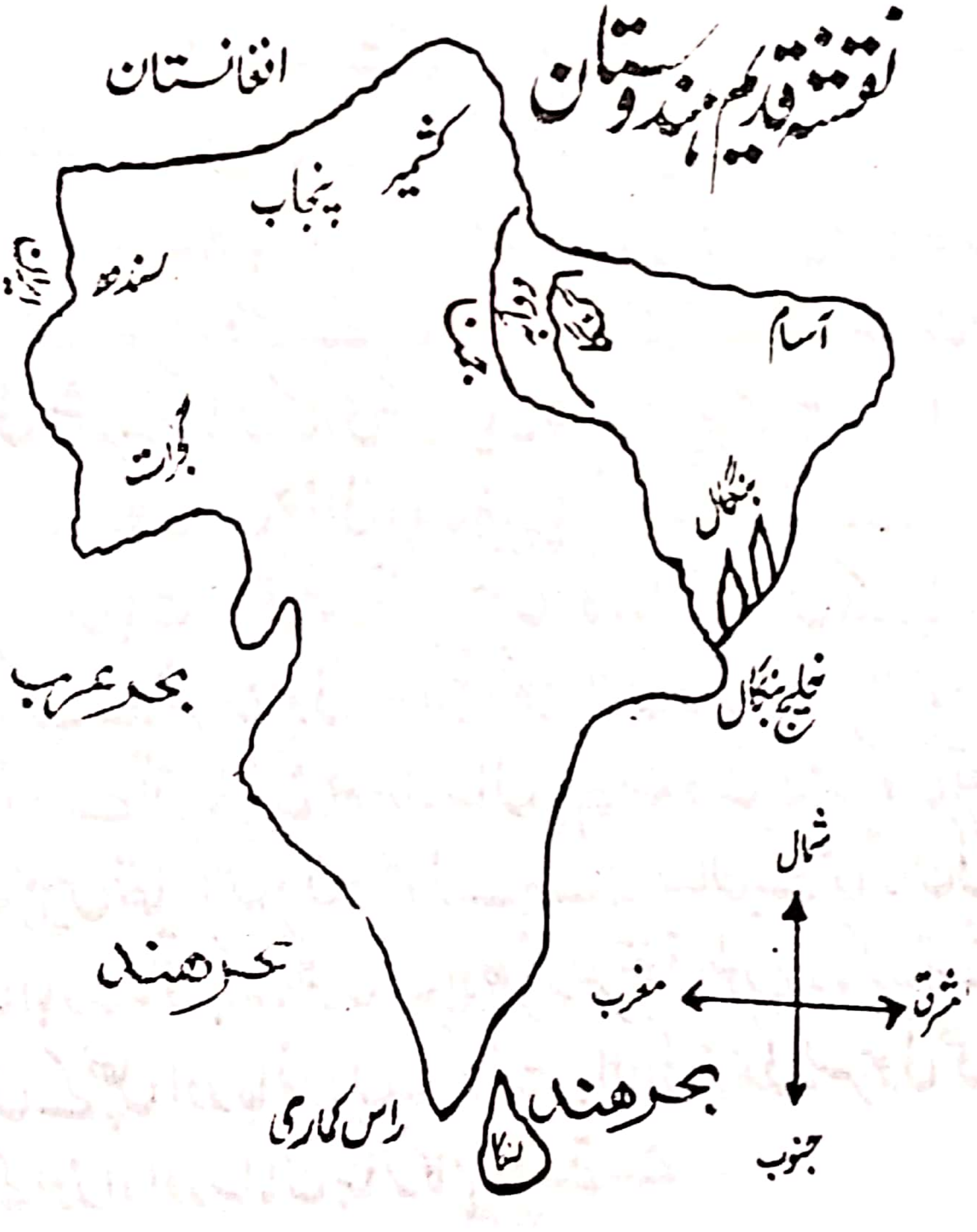

Scanned with CamScanner

کی تلاش میں اس قوم کے ہزاروں لوگ اپنے وطن سے نکل پڑے اور ایران، افغانستان ہوتے ہوئے ہندوستان آئے۔ پنجاب کے سرسبز وشاداب میدانوں میں آباد ہوئے پھر رفتہ رفتہ آگے بڑھتے گئے اور دریائے گنگا کے دوآبے پر بھی انھوں نے قبضہ کرلیا۔

آریہ قوم کے آنے سے پہلے یہاں دراوڑوں کا زور اور رائج تھا۔ پھر جب آریہ ہندوستان میں داخل ہوئے تو دراوڑوں سے ان کی لڑائی چھڑ گئی۔ مگر چوں کہ آریوں کی طاقت زیادہ تھی اس لیے دراوڑ لڑائی میں شکست کھا گئے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد جن دراوڑوں نے آریوں کی غلامی قبول کرلی وہ تو یہیں رہ گئے باقی غیرت مند دراوڑ آریوں کے پنجے سے نکل کر ہندوستان کے جنوبی علاقہ میں چلے گئے اور وہیں بود و باش اختیار کرلی۔ آج کل ہندوستان میں جو قومیں سنتھال، بھیل، گونڈ وغیرہ کے نام سے جا بجا آباد ہیں وہ اسی دراوڑ قوم کی اولاد ہیں۔

شمالی ہندوستان میں جو دراوڑ، آریوں کی غلامی میں رہ گئے تھے ان کا حال ہمیشہ ہی خراب رہا۔ آریوں نے انھیں نیچ ذات قرار دے رکھا تھا اسی لیے ان کو شودر کے نام سے یاد کرتے تھے

آریوں کے علاوہ چند اور بھی مشہور قومیں منگول، یوچی، شک، ہون وغیرہ ہندوستان میں آئیں۔ انھیں جہاں آبادی کے لائق زمین

ملی وہاں آباد ہوتی گئیں۔ موجودہ زمانہ کے ہندو لوگ انھیں کی نسل سے ہیں جو دوسرے ملکوں سے آکر ہندوستان میں آباد ہوئیں۔

مشق

(۱) مَند، فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا ترجمہ اردو میں "والا" ہوتا ہے۔ یہ لفظ ہمیشہ دوسرے لفظ کے آخر میں ملا کر بولا جاتا ہے۔ جیسے ہوشمند، ہوش والا۔ عقل مند، دولت مند، ہنرمند، ضرورت مند، نیازمند۔

(۲) حیثیت:۔ درجہ، حالت۔ ذریعہ:۔ سامان، سبب۔ معاش:۔ روزی
سرسبز و شاداب:۔ ہرا بھرا۔ زرخیز:۔ اُپجاؤ۔ بود و باش:۔ رہن سہن۔
افراط:۔ زیادہ ہونا۔

(۳) تاریخ اور تاریخی کتاب سے مراد وہ کتاب ہے جس میں بادشاہوں، قوموں اور ملکوں کے حالات لکھے ہوتے ہیں۔

سُوالات

(۱) ہندوستان میں آریہ سے پہلے کس قوم کا راج تھا؟

(۲) موجودہ زمانہ کے ہندو، کیا ہندوستان کے قدیم باشندے ہیں؟

(۳) اس سبق سے پانچ اسم اور پانچ فعل اور پانچ حرف چھانٹ کر نکالو؟

(۴) ذیل کے الفاظ میں جو واحد ہے اس کی جمع بتاؤ اور جو جمع ہے اسکا واحد بتاؤ؟

Scanned with CamScanner

شہر، زمین، جنگلوں، آدمیوں، ہزار، قومیں۔

(۵) ذیل کے کلمات کی ہجے کرو اور انہیں اپنی کاپیوں میں لکھ لو؟

صحیح، ذریعہ، حیثیت، زرخیز، معاش، افراط، وطن

قریش

سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک نسب کے بیان میں تم حضرت فہر کا نام پڑھ چکے ہو۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تمہیں حضرت فہر کے بیٹے پوتے کے نام یاد ہیں کہ نہیں؟

ہوسکتا ہے کہ تمہیں یاد نہ ہو اس لئے ہم دوبارہ بتائے دیتے ہیں۔ حضرت فہر کے صاحبزادے کا نام حضرت غالب اور پوتے کا نام لؤی اور پرپوتے کا نام حضرت کعب ہے۔

مکّہ والے حضرت فہر کو قریش کے نام سے یاد کرتے تھے۔ بات یہ ہے کہ عربی زبان میں قریش، سمندر کی اس مچھلی کا نام ہے جو دوسرے سمندری جانوروں سے زور اور طاقت میں بڑھ کر ہوتی ہے۔ تو چوں کہ حضرت فہر بہادری اور شرافت میں دوسروں سے بڑھ چڑھ کر تھے۔

اس لیے لوگ ان کو قریش کہا کرتے تھے پھر بعد میں ان کے گھرانے اور خاندان کا نام بھی قریش پڑ گیا۔ چنانچہ عرب میں حضرت غالب حضرت لُؤی حضرت کعب اور ان کے بیٹوں اور پوتوں کو قریش کہا جاتا ہے۔

یوں تو ملک عرب میں قریش کا خاندان بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا بلکہ عرب کے باہر دوسرے ملک کے لوگ بھی قریش کی عزت کرتے تھے۔ لیکن جب سے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پردادا حضرت ہاشم اس خاندان میں پیدا ہوئے اس وقت سے قریش خاندان کی عزت میں چار چاند لگ گئے کیوں کہ حضرت ہاشم نے کئی ایک کام ایسے انجام دیئے جن سے قریش کی دھاک ہر طرف بیٹھ گئی یہاں تک کہ جنگلوں اور پہاڑوں میں رہنے والے ڈاکو بھی خاندان قریش کے لوگوں کا احترام کیا کرتے تھے چنانچہ قریش کا تجارتی قافلہ بے خوف وخطر ہو کر مکہ سے ملک شام اور یمن کا سفر کرتا تھا اور ڈاکوؤں کی لوٹ مار سے محفوظ رہا کرتا تھا۔

جس زمانہ میں ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ شریف میں پیدا ہوئے اس وقت قریش کا قبیلہ ایک بہت بڑا گھرانا بن کر کئی خاندانوں میں بٹا ہوا تھا۔ جس میں چند مشہور خاندان یہ تھے۔

بَنِیْ عَدِیْ۔ بَنِیْ تَیْم۔ بَنِیْ مَخْزُوْم۔ بَنِیْ سَہْم

بَنِیْ زُھْرَہ۔ بَنِیْ عَبْدُ الشَّمْسْ۔ بَنِیْ اُمَیَّہ۔ بَنِیْ ھَاشِمْ۔

جب ہمارے سرکار پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پیغمبری کا اعلان فرمایا اور اسلام کی تبلیغ شروع کی تو خاندان قریش کے چودھریوں اور دوسرے لوگوں نے بڑی سخت مخالفت کی جن میں ابوجہل مخزومی، ابولہب ہاشمی، عاص بن وائل سہمی، عتبہ بن ربیعہ عبشمی ولید بن مغیرہ مخزومی وغیرہ پیش پیش تھے۔ اور ان میں سب سے بڑا شیطان ابوجہل تھا اسی کے اکسانے پر قریشی کافروں اور مسلمانوں کے درمیان میدانِ بدر میں جنگ ہوئی۔ قریش کا لشکر ایک ہزار کا تھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ صرف تین سو تیرہ تھے۔

لڑائی ہوئی اور بڑی گھمسان کی ہوئی حضور کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ قریش کے بڑے بڑے سردار اور بہادر مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔ ابوجہل بھی قتل ہو کر جہنم رسید ہوا قتل ہونے والے کافروں کی تعداد ستر تھی اور ستر گرفتار ہوئے۔ باقی کافر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اس جنگ سے قریش کا زور ٹوٹ گیا اور ان کی ہمت پست ہو گئی۔

خاندانِ قریش میں بہت سے خوش نصیب حضرات بھی گزرے ہیں جنھوں نے صحابی ہونے کی عزت حاصل کی ہے۔ ان میں بعض تو وہ

ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی خبر سنتے ہی فوراً مسلمان ہو گئے اور انہوں نے بے چوں وچرا حضور کی غلامی قبول کرلی۔ جیسے سیدنا ابو بکر صدیق تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مولیٰ علی ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان غنی اُموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اور بعض وہ حضرات ہیں جنھوں نے پہلے تو سالہا سال مسلسل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ٹکر لیا لیکن پھر غلامی میں داخل ہو کر جانثار صحابی ہو گئے۔ مثلاً حضرت ابو سفیان بن حرب اموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمرو بن عاص سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خالد بن ولید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور رہے حضرت عمر فاروق اعظم عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو آپ نے شروع میں ضرور مخالفت کی تھی لیکن جلد ہی پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کر کے شیدائی بن گئے۔

مشق

(۱) کسی چیز سے تعلق اور لگاؤ ظاہر کرنے کے لیے یائے نسبتی آتی ہے مثلاً کانپور ایک شہر ہے جب تم لفظ کانپور کے آخر میں یائے نسبتی جوڑ کر کانپوری کہو گے تو اسکا معنیٰ یہ

ہوگا، کانپور کا رہنے والا آدمی یا کانپور کی بنی ہوئی کوئی چیز۔

(۲) جس لفظ میں یائے نسبتی لگتی ہے اسے اسم منسوب کہتے ہیں جیسے دہلوی، بریلوی، عربی، ہندوستانی

(۳) تمہارے سبق میں ہاشمی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یہاں ہاشمی سے مراد وہ شخص ہے جو حضرت ہاشم کی نسل میں پیدا ہوا۔

(۴) کسی لمبے لفظ میں یائے نسبتی لگاتے وقت کچھ حروف کم کر دیئے جاتے ہیں مثلاً عبدالشمس ایک لمبا لفظ ہے اس میں جب یائے نسبتی لگے گی تو اس کو عبشمی کہا جائے گا۔ یونہی عبدالقادر کا اسم منسوب قادری بولا جائے گا۔

سوالات

(۱) ابوجہل کہاں قتل کیا گیا ؟

(۲) اس سبق میں سے چار اسمِ منسوب چھانٹ کر نکالو ؟

(۳) حضرت ابوبکر کو تیمی اور حضرت عمر کو عدوی کیوں کہا جاتا ہے ؟

(۴) حضرت فہر کا نام قریش کیوں پڑا ؟

Scanned with CamScanner

امتحان

بہت پُرانے زمانے کی بات ہے کہ بنی اسرائیل قوم کے تین آدمی تھے ایک کوڑھی، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا۔ یہ تینوں بہت غریب اور کنگال تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کا امتحان لینا چاہا تو ایک فرشتہ بھیجا وہ فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیا چیز پیاری ہے۔؟

کوڑھی نے جواب دیا۔ میرا جسم خوبصورت بن جائے اور میرا کوڑھ پن بھی دور ہو جائے کیوں کہ اس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔

فرشتے نے اپنا نورانی ہاتھ کوڑھی کے بدن پر پھیر دیا۔ جس سے اس کا کوڑھ پن جاتا رہا اور بدن کی کھال نرم اور چکنی ہوگئی اور جسم کا رنگ بھلا دکھنے لگا۔ پھر فرشتہ نے پوچھا تجھے کون سا مال مرغوب ہے؟

اس نے اونٹ بتایا۔ فرشتہ نے اُسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی سپرد کی اور دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت عطا فرمائے پھر فرشتہ گنجے کے پاس گیا اور پوچھا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے! اس نے بتایا میرے جسم سے گھن کی چیز جاتی رہے اور میرا بال خوشنما ہو جائے۔ فرشتہ نے اپنا نورانی ہاتھ پھیر دیا۔ اس کے بدن سے گھن والی بات جاتی رہی

اور بال خوبصورت ہو گئے۔ فرشتہ نے پوچھا تجھے کون سا مال پسند ہے ؟ اس نے جواب دیا، گائے۔ فرشتہ نے اسے ایک گابھن گائے دی اور کہا اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت عطا فرمائے۔

بعدہٗ وہ فرشتہ اندھے کے یہاں آیا اور کہا تجھے کیا چیز پیاری ہے ؟ اندھے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ آنکھ عطا فرمائے تاکہ میں لوگوں کو دیکھوں۔ فرشتہ نے اس پر بھی نورانی ہاتھ پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو بینا کر دیا۔ فرشتہ نے ایک گابھن بکری اس کے حوالہ کر دی اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔

کچھ دنوں کے بعد فرشتہ کی دی ہوئی اونٹنی، گائے، اور بکری سے بچے پیدا ہوئے۔ پہلے شخص کے یہاں اونٹوں سے اور دوسرے کے یہاں گایوں سے اور تیسرے کے یہاں بکریوں سے جنگل بھر گیا اور یہ تینوں بہت مالدار ہو گئے۔

اب وہی فرشتہ کوڑھی آدمی کی شکل میں اونٹ والے کے سامنے پہنچا اور کہا میں ایک غریب پردیسی آدمی ہوں۔ میرے پاس نہ تو سواری کے لیے کوئی جانور ہے نہ کھانے کا کچھ سامان ہے۔ مجھے اپنے گھر پہنچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے پھر تیری مدد سے جس خدا نے تجھے خوشنما رنگ، اچھی کھال اور کثیر مال دیا ہے اسی کے نام پر تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں تاکہ میں اپنی منزل پر آسانی سے پہنچ جاؤں

اونٹ والے نے جواب دیا چونکہ میرے ذمہ دوسرے خرچ بہت زیادہ ہیں اس لیے میں تمہیں کچھ نہیں دے پاؤں گا۔ فرشتہ بولا گویا میں تجھے پہچانتا ہوں۔ بتا کیا تو کوڑھی نہ تھا؟

کیا تجھ سے لوگ گھن نہیں کرتے تھے؟ کیا تو پہلے مفلس نہ تھا؟ پھر تجھے اللہ تعالیٰ نے دولت مند بنایا۔ اس نے کہا میں مفلس کب تھا؟ میں تو خاندانی امیر رہا ہوں۔ فرشتہ بولا۔ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے کی طرح کوڑھی اور کنگال بنا دے۔

پھر فرشتہ وہاں سے چلا اور گنجے کی شکل بن کر گائے والے کے پاس پہنچا اس سے اپنی پریشانی بیان کرکے ایک گائے طلب کی۔ اس نے گائے دینے سے انکار کر دیا اور وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے ہی جیسا بنا دے۔ پھر وہ فرشتہ اندھا بن کر تیسرے آدمی کے یہاں پہنچا۔ بولا میں مصیبت کا مارا ایک پردیسی ہوں میں اپنے دیس جانا چاہتا ہوں میرے پاس نہ تو کوئی سواری ہے نہ کھانے پینے کا سامان ہے۔ بس اللہ تعالیٰ کا کرم پھر تیری مدد ہو جائے تو پہنچنا آسان ہے۔ جس خدائے پاک نے تجھے دوبارہ آنکھ عطا فرمائی اسی کا واسطہ دے کر میں تجھ سے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں اگر تو ایک بکری مجھے دیدے تو میں آسانی سے اپنے گھر تک پہنچ جاؤں گا۔ اس نے کہا بے شک میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے آنکھیں دیں۔ اے مسافر! تو مجھ سے صرف

ایک بکری مانگ رہا ہے ارے اللہ کے نام پر میرا سارا مال قربان ہے تو جتنا چاہے لے لے۔ میری طرف سے کچھ بھی روک نہیں۔

فرشتہ نے کہا۔ تو اپنا مال اپنے قبضہ میں رکھ۔ تیرا اور گنجے اور کوڑھی کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان تھا وہ دونوں امتحان میں فیل ہیں اور تو کامیاب ہے تیرے لیے اللہ کی رضا ہے اور ان دونوں سے خدائے پاک ناراض ہے۔

پیارے بچو! جو شخص نعمت پاکر اللہ تعالیٰ کو بھول جائے اس کا انجام بہت برا ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے گنجے اور کوڑھی کو مال عطا فرمایا اور ان کے بدن کا گھناؤنا مرض دور کر کے انھیں تندرستی دی لیکن جب وہ دونوں اللہ پاک کا احسان بھولنے کی وجہ سے امتحان میں ناکام رہے تو ان پر اللہ تعالیٰ کا قہر نازِل ہوا وہ پھر پہلے کی طرح گنجے اور کوڑھی ہو گئے اور ان کا مال بھی برباد ہو گیا۔ اور اندھے کو اللہ تعالیٰ نے بینائی دی اس کی محتاجی دور فرمائی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کا احسان فراموش نہیں کیا۔ خدا کی راہ میں مال دینے سے دریغ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے امتحان کے بعد خوش ہو کر اس کی بینائی اور دولت برقرار رکھی۔

مشق

(۱) دار، فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا ترجمہ "والا" ہوتا ہے۔ یہ لفظ ہمیشہ کسی لفظ کے بغل میں جوڑا جاتا ہے۔ جیسے مالدار (مال والا) حصہ دار، حقدار، طرفدار، رشتہ دار، ایماندار، دیندار، علمدار (جھنڈے والا)

(۲) خوش:۔ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ یہ لفظ کبھی دوسرے لفظ کے شروع میں جوڑ کر بولا جاتا ہے جیسے خوشبو (اچھی مہک) خوش حال (اچھے حال والا) خوش خط (اچھی تحریر والا) خوش نما (بھلا دکھائی دینے والا)

(۳) جس لفظ کو بول کر کوئی بات پوچھی جائے اسے کلمۂ استفہام کہتے ہیں۔ جیسے کیا، کون، کب، کہاں۔

(۴) جس لفظ کو بول کر کسی کو پکارا جائے یا کسی کو متوجہ کیا جائے اسے حرفِ ندا کہتے ہیں جیسے یَا اَللّٰہُ، یَارَسُوْلَ اللّٰہِ میں "یا" حرفِ ندا ہے یونہی "اے شخص" میں "اے" حرفِ ندا ہے

(۵) جس جملہ کے ختم پر یہ نشان "؟" بنا ہو اسے سوالیہ سمجھنا چاہیئے

(۶) ندائیہ جملہ کے ختم پر یہ نشان "!" ہوتا ہے

(۷) جملہ کے ختم پر وقفہ ظاہر کرنے کے لیے یہ نشان "ـــــ" رہا کرتا ہے

(۸) دو لفظ کے بیچ میں سکتہ ظاہر کرنے کے لیے یہ نشان "،" بتایا جاتا ہے

(۹) بَعْدَہٗ:۔ اس کے بعد۔ کثیر۔ زیادہ، بہت۔

سُوالات

(۱) اونٹ والے کا پورا قصہ اپنے الفاظ میں بیان کرو!

(۲) بکری والے کی دولت کیوں برقرار رہ گئی؟

(۳) اپنے سبق میں ان الفاظ کو تلاش کرو جن کے ساتھ دآر اور خوشؔ کا لفظ جوڑا گیا ہو۔

(۴) گھن گرتے ہیں، مانگ رہا ہے، پوچھا، پہنچ جاؤں گا، ان الفاظ میں فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل کو پہچان کر بتاؤ!

نعت شریف

از حضرت مولانا حسن رضا خاں قادری نوری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

مرادیں مل رہی ہیں شادشاد اُن کا سوالی ہے
لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضہ کی جالی ہے

تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے! دلیل بے مثالی ہے۔

Scanned with CamScanner

بشر ہو یا مَلَک جو ہے ترے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

وہ جگ داتا ہو تم سنسار باڑے کا سوالی ہے
دَیا کرنا کہ اس منگتے نے بھی گدڑی بچھالی ہے

فقیرو! بینواؤ! اپنی اپنی جھولیاں بھر لو!
کہ باڑا بٹ رہا ہے فیض پر سرکار عالی ہے

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

ہمیشہ تم دَیا کرتے ہو بگڑے حال والوں پر
بگڑ کر میری حالت نے مری بگڑی بنالی ہے

حسؔن کا درد، دکھ موقوف فرما کر بحالی دو
تمہارے ہاتھ میں دُنیا کی موقوفی بحالی ہے

مشق

(۱) شاد: خوش۔ سوالی: بھکاری، منگتا۔ التجا: درخواست۔ روضہ: قبر

(۲) فیض: بخشش۔ ملک: فرشتہ۔ داتا: بخشش کرنے والا۔ ادا: طور طریقہ

(۳) جَالی :- لکڑی یا دھات کا بنا کھانہ دار سوراخ والا پٹرا جس سے قبر کو چاروں طرف سے گھیر دیا جائے تاکہ قبر کو کوئی چھو نہ سکے اور سوراخ سے قبر کی زیارت کرے۔

(۴) باڑا :- خیرات، صدقہ۔ جگ :- دنیا۔ بینوا :- غریب۔ گدا۔ فقط :- صرف

(۵) دَرُ :- دروازہ، ڈیوڑھی۔ سرکار :- بارگاہ۔ سنسار :- دنیا۔ بزم :- محفل۔

(۶) جگ داتا :- پوری دنیا پر بخشش کرنے والا۔ انعقاد :- برپا ہونا۔ سِیرَت :- چال چلن۔ طور طریقہ۔ موقوف فرمانا :- دور کرنا۔ روکنا مَوقوفی :- برخواستگی، ہٹانا۔ بحالی :- خوشی، اپنی جگہ مقرر کرنا۔

سُوالات

(۱) تیسرے شعر کا مطلب بیان کرو؟

(۲) مرادیں اور لبوں کا واحد کیا ہے؟

(۳) ساتویں شعر کے پہلے مصرعہ سے اسم، فعل، حرف چھانٹ کر نکالو؟

(۴) آخری شعر کے دوسرے مصرعہ کا مطلب بیان کرو۔

Scanned with CamScanner

دُنیا

بچّو! تم لوگ اپنی گفتگو میں لفظ دُنیا بولتے رہتے ہو اور دوسروں سے اس لفظ کو سُنتے بھی ہو۔ چنانچہ کوئی کہتا ہے کہ دُنیا بڑی لمبی چوڑی ہے۔ کوئی بولتا ہے، ایک روز دنیا سے جانا ہے۔ اب تم بتاؤ دنیا کا لفظ سن کر تمہاری سمجھ میں کیا آتا ہے؟

خود تم کیا بتا سکو گے؟ ہم سے سنو۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بڑی نرالی قدرت والا ہے۔ اس کی قدرت کی کچھ حد نہیں۔ اس نے اپنی قدرت سے زمین اور آسمان کے سات سات طبق پیدا فرمائے۔ انہیں طبقات کے مجموعہ کو دنیا کہتے ہیں

تم نے پیاز تو دیکھی ہوگی۔ اس کا ڈھانچہ گول رہتا ہے اور اندر تک اس میں پرت ہی پرت رہتی ہے۔ یوں ہی پیاز کی طرح زمین بھی گول ہے اور اس میں اندر تک سات پرت ہیں لیکن زمین کے طبقوں اور پیاز کے پرتوں میں فرق یہ ہے کہ پیاز کے پرت آپس میں ایک دوسرے سے لپٹے ہوتے ہیں اور زمین کے طبقات ایک دوسرے سے جُدا ہیں

ھ الملفوظ سرکار اعلیٰحضرت حصہ چہارم صہ ۶۳ نیز تفسیر روح البیان پارہ گیارہواں صہ ۳۵

اور اس کے ہر دو طبقے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان کا
زمین سے ہے۔ اور ہاں زمین کو گول سُن کر تم حیرت کرتے ہوگے اور
سوچتے ہوگے کہ زمین تو دیکھنے میں ہر طرف سے برابر اور سپاٹ معلوم
ہوتی ہے تو پھر گول کیوں کر ہے۔؟

لیکن درحقیقت زمین ایک بہت بڑا لمبا چوڑا گولا ہے۔ جیسا کہ
جغرافیہ دانوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ ہم جدھر نظر
ڈالتے ہیں اُدھر زمین برابر ہی دکھائی دیتی ہے کہیں سے بھی وہ ہمیں
مُڑی ہوئی نظر نہیں آتی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ خود ہم زمین پر رہتے ہیں
اور وہ سیکڑوں میل پھیل کر دھیرے دھیرے مُڑتی چلی گئی ہے اس لیے ہمیں
اس کی گولائی نظر نہیں آتی۔ بس یوں سمجھو کہ جس طرح ایک بہت بڑے
گیند پر رہ کر چیونٹی کو اس کی گولائی نظر نہیں آسکتی یوں ہی ہم اس لمبی
چوڑی زمین پر رہ کر اس کی گولائی نہیں دیکھ سکتے۔

ہمارے سر کے اوپر جو آسمان ہے وہ بھی زمین کی طرح ایک
گولا ہے۔ مگر زمین سے اربوں گنا بڑا ہے۔ اسی کے بیچ میں حکم الٰہی سے
زمین معلق ہے۔

صؔ۵
عہ مشکوٰۃ شریف باب بدأ الخلق۔ عہ ملفوظات سرکار اعلیٰ حضرت حصہ چہارم
نیز تفسیر روح البیان پارہ ۲۹ صؔ۸۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کی قدرت تو دیکھو اس نے زمین کا یہ لمبا چوڑا بھاری بھرکم گولا آسمان کے پیٹ کے اندر ٹھیک بیچ میں ٹکا رکھا ہے۔

سامنے تصویر کو دیکھو

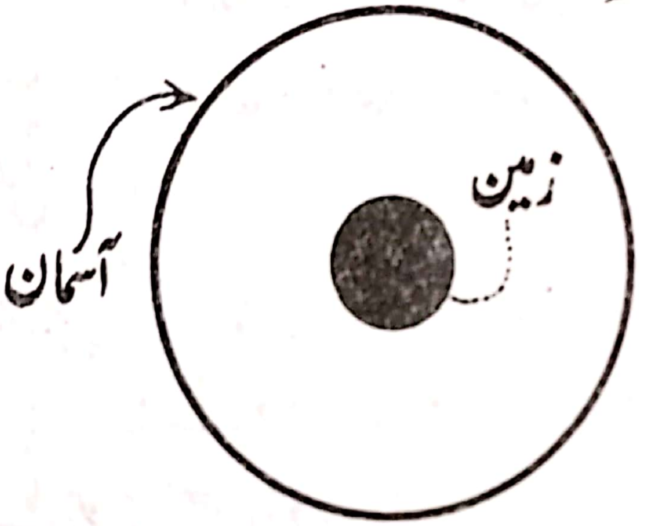

اس میں گول نقطہ کو زمین اور دائرہ کو آسمان فرض کیا گیا ہے۔ تو جس طرح دائرہ کے بیچ میں یہ گول نقطہ ہے اسی طرح آسمان کے ٹھیک بیچ میں زمین ٹکی ہے اور جیسا کہ اس گول نقطہ کو دائرہ ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے ویسے ہی زمین کو ہر طرف سے آسمان گھیرے ہوئے ہے۔

ایک ضروری بات اور سمجھ لو۔ جب تم کسی چٹیل میدان میں پورب پچھم، دکھن، اتر کی طرف دور تک نگاہ لے جاؤ تو تمہیں ہر طرف زمین کا کنارہ آسمان سے لگا ہوا دکھائی دے گا۔ حالاں کہ زمین کا کنارہ کہیں بھی آسمان سے ملا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ جس طرح تمہارے سر کے سامنے والا آسمان زمین سے کروڑوں میل کی دوری پر ہے یوں ہی آسمان سے زمین کا یہی فاصلہ ہر جگہ ہے۔

(۴) **مرکّب وصفی** :۔ صفت و موصوف کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ جیسے گرم پانی سرخ قلم۔ ان مثالوں میں پہلا لفظ صفت ہے کیوں کہ وہ حالت کو ظاہر کرتا ہے اور دوسرا لفظ موصوف ہے کیوں کہ اس سے حالت والی چیز سمجھی جاتی ہے۔

(۵) کا، کی، کے، را، ری، رے، نا، نی، نے۔ یہ سب حروف علامت اضافت کہلاتے ہیں۔

(۶) **مضاف الیہ** :۔ وہ لفظ ہے جس کے بغل میں علامتِ اضافت ہو۔

(۷) **مضاف** :۔ وہ لفظ ہے جس کا جوڑ مضاف الیہ سے ہو۔ مثلاً زید کی کتاب، اس مثال میں زید مضاف الیہ ہے اس لیے کہ اس کے بغل میں علامتِ اضافت ہے اور کتاب مضاف ہے کیوں کہ اس کا تعلق زید سے ہے

(۸) **مرکب اضافی** :۔ مضاف الیہ اور مضاف کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ جیسے زید کی کتاب، یہ مرکب اضافی ہے۔ اور جیسے ہمارا قلم۔ یہ بھی مرکب اضافی ہے اس مثال میں ہما، مضاف الیہ، را، علامت اضافت اور قلم مضاف ہے اور جیسے اپنی سائیکل، میری ماں، اپنا روپیہ، اپنے بھائی

(۹) **متصل** :۔ ملا ہوا۔ **معلق** :۔ لٹکا ہوا۔ **سپاٹ** :۔ ہموار

ھ رئیس اللغات ص۵۷۸

سُوالات

(۱) زمین کا سرا آسمان سے ملا ہوا کیوں دکھائی دیتا ہے ؟

(۲) متصل، طبق، نقطہ، نظر کی ہجے کرو !

(۳) ذیل کے فقروں میں مرکب وصفی اور مرکب اضافی تلاش کرو۔ اور مضاف، مضاف الیہ، موصوف، صفت الگ الگ کرکے بتاؤ۔

کتاب زید کی۔ اتر کی طرف، چوڑا گولا، آسمان کا گولا، آسمان کے پیٹ میں، تمہاری آنکھ، چٹیل میدان، سیدھی لکیر۔

بنی ہاشم

سارے عرب میں قریش کا گھرانا بڑی شان و شوکت کا تھا۔ پھر قریش کے تمام خاندانوں میں "بنی ہاشم" کے خاندان کو سب سے زیادہ عزت حاصل تھی۔ حضرت ہاشم کی نسل کے لوگوں کو بنی ہاشم کہا جاتا ہے۔ آپ کے والد کا نام حضرت عبدِ مناف ہے اور آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالمطّلب ہیں جو اپنے وقت میں مکّہ کے بڑے رعب و داب والے سردار

تھے۔ حضرت عبد المطّلب کا دوسرا نام "شَیْبَہْ" ہے۔ ان کے بارہ بیٹے تھے جن میں پانچ مشہور یہ ہیں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابو طالب، ابو لہب۔

حضرت عبد المطّلب کے تمام بیٹوں میں سب سے زیادہ حسن و جمال والے بہترین چال چلن والے حضرت عبد اللہ تھے۔ جو ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والد ہیں۔ ہمارے سرکار کی پیدائش سے چند ماہ پہلے آپ کا انتقال ہو گیا تھا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سرکار کے صحابیوں میں شامل ہیں کیوں کہ یہ دونوں حضرات ہمارے سرکار پر ایمان لائے اور غلامی اختیار کی۔ چوں کہ ابو طالب ہمارے سرکار پر ایمان نہیں لائے تھے اس لئے ان کا شمار نہ صحابیوں میں ہے نہ مسلمانوں میں لیکن انہوں نے ہمارے سرکار کی محبت اور حمایت میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی اپنی زندگی کی آخری سانس تک ہمارے سرکار کی طرفداری کرتے رہے۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تینوں حضرات صحابی ہیں۔

اور رہا ابو لہب تو اگرچہ وہ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کا چچا لگتا تھا لیکن بڑا خبیث کمینہ اور چھچھورا تھا اس لیے ہمارے سرکار کو بہت ستایا اور مرتے دم تک دشمنی سے باز نہیں آیا۔

چوں کہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے چچا حضرت حمزہ، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور آپ کے چچازاد بھائی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ سب حضرات خاندان بنی ہاشم میں پیدا ہوئے ہیں اس لیے ہاشمی کہے جاتے ہیں۔

حضرت ہاشم کے بھائی عبد الشمس کا ایک بیٹا "اُمَیَّہ" نام کا ہوا ہے اس کی نسل کو "بَنِیْ اُمَیَّہ" کہا جاتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے والد حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سب حضرات بنی امیہ کی نسل سے ہیں اسی لئے اُموی کہے جاتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ کا نام عفّان اور دادا کا نام ابو العاص اور پر دادا کا نام امیہ ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دادا کا حَرب اور پر دادا کا نام امیہ ہے۔ خاندان بنی امیہ میں ایک شخص "مروان" گزرا ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چچازاد بھائی تھا۔ اس کے باپ کا نام "حَکَم" اور دادا کا نام ابو العاص اور پر دادا کا نام امیہ ہے۔

مروان اموی نے سنہ ۶۴ ہجری میں ایک حکومت قائم کی جو اسکے

نسل کے لوگوں میں ۱۳۲ سنہ ہجری تک رہی۔ تاریخ کی کتابوں میں اس حکومت کا نام دولت بنی امیہ ہے اور حضرت عباس ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل میں ایک شخص سفاح ہوا ہے اس نے بنی امیہ کی سلطنت ختم کرکے اپنی حکومت قائم کی۔ پھر یہ حکومت بنی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل میں ۱۳۲ سنہ ہجری سے ۶۵۶ سنہ ہجری تک رہی اس حکومت کا نام دولت عباسیہ ہے۔

مشق

(۱) دولت عربی لفظ ہے۔ حکومت اور سلطنت کے معنیٰ میں بولا جاتا ہے اور اردو میں مال، دھن کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

(۲) مَعرفہ:۔ وہ اسم ہے جس سے کوئی خاص چیز سمجھی جائے جیسے مکہ، بمبئی، زید، یہ، وہ، تم۔

(۳) نکرہ:۔ وہ اسم ہے جس سے کوئی عام چیز سمجھی جائے جیسے مرد، عورت، شہر، دریا، کتاب۔

سُوالات

(۱) ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کا نسب کہاں جا کر ملتا ہے ۔؟

(۲) حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہاشمی کیوں کہا جاتا ہے ؟

(۳) دولتِ عباسیہ کا بانی کون ہے ؟

(۴) ذیل کے الفاظ میں نکرہ اور معرفہ الگ کرو ؟

چچا ، حکومت ، عفان ، قریش ، نام ، ہم ۔

خالقِ عالم جَلَّ جَلَالُہٗ

تم نے میز، کرسی ، چاقو ، تالا ، کنجی ، صراحی ، پیالا اور اس قسم کی دوسری چیزیں تو بارہا دیکھی ہوں گی ۔ بتاؤ تم سے دریافت کیا جائے کہ کیا یہ سب چیزیں اپنے آپ بن کر آگئی ہیں ؟ تو کیا جواب دوگے ؟

تم یہی جواب دوگے کہ یہ سب چیزیں خود بخود نہیں بن گئی ہیں بلکہ ان کو ہنر والوں نے بنایا ہے ۔ کرسی ، الماری ، میز بڑھئی نے بنایا ۔ اور تالا ، کنجی ، چاقو لوہار نے بنایا ۔ صراحی ، ہانڈی ، پیالہ کمہار نے گڑھا ہے اب غور کرو جب یہ چھوٹی چھوٹی معمولی چیزیں خود بخود نہیں بن سکیں تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ سورج ، چاند ، زمین ، آسمان ، جانور اور انسان اپنے آپ بن جائیں ــــــــ نہیں ایسا تو ہرگز نہیں ہو سکتا تو پھر ماننا

پڑے گا کہ ان کا بنانے والا کوئی ضرور ہے۔

رہا سوال کہ وہ بنانے والا ہے کون ؟ اور اس کا نام و نشان کیا ہے ؟ تو جواب یہ ہے کہ وہ "اللہ تعالیٰ" ہے جو ہمیشہ سے تھا اور ہے۔ وہی سارے جہان کا خالق اور مالک ہے اسی کے حکم سے ہوا چلتی ہے۔ پانی برستا ہے، رات آتی ہے اور دن جاتا ہے۔ وہی سوکھی زمین کو ہری بھری بناتا ہے۔ وہی بیج سے انکھوا نکالتا ہے۔ وہ چاہے تو ایک بوند کو سمندر بنا دے۔ وہ چاہے تو بڑے سے بڑا سمندر ایک خشک میدان بن جائے انسان کو اسی نے عقل اور سمجھ دی ہے وہ جس انسان کو چاہے پاگل بنا دے اور جس کو چاہے اندھا یا کوڑھی کر دے۔ اس کا زور سب پر لیکن اس پر کسی کا زور نہیں۔

بعض لوگ خدائے تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا تو ہمیں ضرور نظر آتا۔ افسوس ہے ایسے لوگوں کی الٹی سمجھ پر۔ کتنی بچکانہ بات ہے ان کی ــــــ یہ تو ایسا ہی ہوا کہ کوئی جنگلی انسان شہر بمبئی کا انکار کرے اور کہے کہ اگر شہر بمبئی موجود ہوتا تو ہمیں ضرور نظر آتا۔

عزیز بچو! خدا کا انکار کرنے والے اندھے ہیں۔ تم ان کے دھوکے میں ہرگز نہ آنا۔ خدا ہے اور واقعی ہے۔ اس کے ہونے پر لاکھوں نہیں بلکہ اربوں گواہ ہیں۔ سنو زمین گواہ ہے اور اس کا ایک ایک ذرہ

Scanned with CamScanner

گواہ ہے۔ آسمان گواہ ہے اور اسکا ایک ایک تارا گواہ ہے۔ سمندر گواہ ہے اور اس کا ایک ایک قطرہ گواہ ہے۔ سورج اور اس کی دمک، چاند اور اس کی چمک، پھول اور اس کی مہک، بلبل اور اس کی چہک، رات اور اس کی سیاہی، دن اور اس کی سفیدی یہ سب گواہ ہیں۔

دیکھو! چمگادڑ ایک جانور ہے جو دن بھر آنکھ بند کئے کسی درخت کی شاخ سے لٹکا رہتا ہے جب رات آتی ہے تو اِدھر اُدھر اڑتا پھرتا ہے اس کو آج تک سورج نظر نہیں آیا۔ اب اگر چمگادڑ سورج کے ہونے کا انکار کرے اور کہے کہ دنیا میں سورج نہیں ہے اگر ہوتا تو ہمیں ضرور دکھائی دیتا تو بولو کیا اس کی یہ بات قابل تسلیم ہے ؟ ہرگز نہیں۔

دیکھو منہ سے آواز نکلتی ہے لیکن آج تک کسی کو نظر نہیں آئی۔ ہمارے گھروں، کوٹھریوں اور زمین و آسمان کے بیچ میں ہوا بھری رہتی ہے، جب زور شور سے ہوا چلتی ہے تو بڑے بڑے درخت اکھڑ جاتے ہیں مگر کیا آج تک کسی نے ہوا کو دیکھا۔؟ زندہ انسان کے بدن میں رُوح موجود ہوتی ہے لیکن کیا آج تک کسی نے روح کو دیکھا؟

اس زمانہ میں بجلی سے ہزاروں کام لیے جارہے ہیں۔ بجلی کی طاقت سے ٹرین چلائی جاتی ہے۔ آٹے کی مشین، پریس کی مشین پانی کھینچنے کی مشین اور پنکھا وغیرہ بجلی کے ذریعہ چلتے ہیں۔ برقی بلب بجلی ہی کی بدولت روشنی دیتا ہے لیکن کیا کسی عقلمند نے آج تک بجلی کو

دیکھا ______؟ آواز، ہوا، روح اور بجلی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے۔ تو جب انسان کی نگاہ خدا کی ان مخلوقات کو دیکھنے سے عاجز ہے تو خود اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی تاب بھلا کون لا سکتا ہے؟

مشق

(۱) فاعل:۔ وہ اسم ہے جسے سن کر کام کرنے والے کو سمجھا جائے جیسے محمود نے پڑھا۔ زید لکھتا ہے۔ میں جاؤں گا۔ عورتیں سنتی ہیں۔

ان مثالوں میں محمود، زید، میں، عورتیں فاعل ہیں۔

(۲) مفعول بہ:۔ وہ اسم ہے جسے سن کر وہ چیز سمجھی جائے جس پر کام پڑے جیسے بکر کو زید نے مارا۔ میں خط پڑھوں گا۔ ان مثالوں میں بکر اور خط مفعول بہ ہیں۔ نے فاعل کی علامت اور "کو" علامتِ مفعول بہ ہے

سوالات

(۱) خدائے تعالیٰ کے وجود پر ثبوت لاؤ؟

(۲) جب ہوا نظر نہیں آتی تو اس کا ثبوت کس طرح ثابت ہے؟

(۳) ذیل کے جملوں میں فعل فاعل مفعول بہ چھانٹ کر لکھو!

میز بڑھئی نے بنایا۔ لوہار نے چاقو تیار کیا۔ زید کپڑا دھوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے

Scanned with CamScanner

کمہار کل صراحی گڑھے گا۔ کیا کسی عقلمند نے بجلی کو دیکھا؟

آسمان

یہ تمہیں بتایا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سات آسمان پیدا فرمائے ہیں۔ اب کچھ ان کی بناوٹ کا حال سنو۔

جس آسمان کو تم روزانہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے رہتے ہو وہ پہلا ہے اور دوسرا آسمان اس کے اوپر ہے۔

سامنے نقشہ دیکھو!

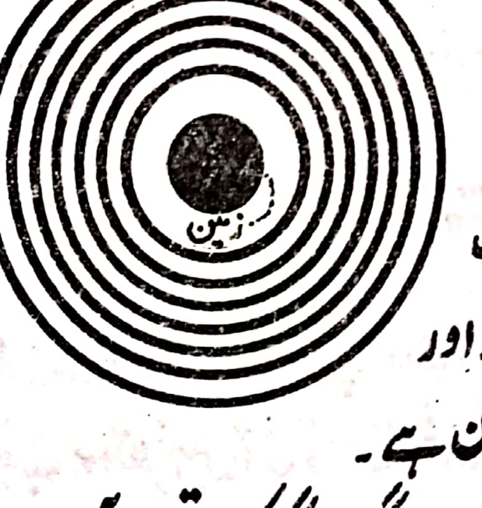

اس میں ایک نقطہ اور سات دائرے ہیں۔ نقطہ کو زمین فرض کرو اور دائروں کو آسمان سمجھو۔ سب سے چھوٹا دائرہ پہلا آسمان ہے۔ اور سب سے بڑا دائرہ ساتواں آسمان ہے۔

نقشہ کی مدد سے تمہیں یہ سمجھنا آسان ہو گیا ہو گا کہ ساتویں آسمان کے پیٹ میں چھٹا آسمان ہے اور چھٹے آسمان کے جوف میں پانچواں آسمان ہے اور پانچویں

کے پیٹ میں چوتھا آسمان اور چوتھے کے بیچ میں تیسرا آسمان اور تیسرے کے وسط میں دوسرا آسمان اور دوسرے کے پیٹ میں پہلا آسمان ہے۔ اور پہلے آسمان کے پیٹ میں زمین ہے۔

جس زمین پر ہم اور تم اور دوسرے لوگ آباد ہیں وہ پہلی ہے اور دوسری زمین پہلی کے پیٹ میں اور تیسری زمین دوسری کے پیٹ میں ہے اور یونہی چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں کا حال ہے۔ پہلی زمین سب سے بڑی اور ساتویں سب میں چھوٹی ہے۔

ہم نے آسمانوں کی ساخت کا جو نقشہ پیش کیا ہے وہ آیت قرآنی کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کا ارشاد ہے۔ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا یعنی اللہ تعالیٰ نے تلے اوپر سات آسمان پیدا فرمائے زمین و آسمان کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے کرسی اور عرش بھی پیدا کیا ہے۔ اس کرسی کی شکل و صورت کیسی ہے؟ یہ نہیں معلوم کیوں کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کی شکل کا حال نہیں بتایا گیا ہے مگر اس کا پھیلاؤ اور گھیرا اتنا بڑا ہے کہ ساتوں زمین اور ساتوں آسمان اس کے پیٹ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط یعنی اللہ کی کرسی ساتوں زمین اور آسمان کو گھیرے ہوئے ہے۔ جیسے کسی لق و دق میدان میں ایک چھلا پڑا ہو۔ اور رہا عرش اعظم تو سبحان اللہ اس کے پھیلاؤ کا کیا کہنا۔ ساتوں آسمان اور کرسی سب اس کے گھیرے

میں ہیں۔ جو حال ساتویں آسمان کا کرسی کے سامنے ہے وہی حال کرسی کا عرش اعظم کے مقابلے میں ہے۔

پیارے بچو! تعجب کی بات سنو۔ اس زمانے میں بعض لوگ آسمان کے ہونے کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے نیچے زمین ہے اور اوپر صرف سورج، چاند اور تارے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسری کوئی چیز نہیں اور فضا میں گنبد نما نیلے رنگ کی جو گولائی نظر آتی ہے وہ کچھ ہے نہیں بلکہ آنکھ کی روشنی جب بہت دور پہونچ کر مدھم پڑنے لگتی ہے تو اس کو دھوئیں جیسا رنگ دکھائی دیتا ہے بس اسی کو لوگ آسمان سمجھتے ہیں. حالانکہ اوپر فضا میں نہ تو دھواں ہے اور نہ دھوئیں کے رنگ جیسی کوئی چیز ہے۔ صرف نظر کا دھوکہ ہے باقی کچھ نہیں۔

عزیز نونہالو! تم لوگوں نے ایک طرف کی کہانی تو سن لی۔ اب ہمارا بیان سنو! اور سمجھنے کی کوشش کرو۔ جس طرح زمین ایک حقیقت ہے یونہی آسمان بھی ایک واقعی چیز ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جابجا آسمان کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنی سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان بنائے ——— دوسری جگہ فرماتا ہے لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالارض یعنی اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی۔ تیسری جگہ فرماتا ہے اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً

یعنی وہی خدا ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا۔

آسمان کا انکار کرنے والے اگرچہ وہ اپنے آپ کو عقل و دانش کا پتلا سمجھتے ہیں لیکن اُن کے پاس آسمان کے انکار پر کوئی دلیل نہیں۔ وہ صرف زبانی بکواس کرتے ہیں۔ اور ہمیں تو آسمان کے وجود پر ثبوت دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ اندھوں کو چھوڑ کر باقی تمام انکھیارے اور کانے آسمان کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہیں۔ پھر آسمان اگر نظر نہ بھی آتا تب بھی ہم اس کے وجود کو مانتے اس لیے کہ قرآن مجید نے آسمان کا ہونا بیان کیا ہے اور کلام مجید سے بڑھ کر سچا کوئی کلام نہیں

لیکن ان باتوں کے باوجود ہم آسمان کے وجود پر ایک ایسا گواہ پیش کرتے ہیں جس کے سامنے مُنکِرِیْنُ دم نہیں مار سکتے۔ سنو! پانی ایک ایسا آئینہ ہے جس پر ہر نظر آنے والی چیز کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ جب کسی لگن میں پانی بھر کر اس کو کھلی جگہ میں رکھ دیا جائے تو اس میں نیلے رنگ کا آسمان ضرور دکھائی پڑے گا۔ پھر اوپر فضا میں اگر آسمان موجود نہیں تو لگن کے پانی میں کس چیز کا عکس نظر آرہا ہے

معلوم ہوا کہ بیشک آسمان موجود ہے اور پانی میں اس کا عکس دکھائی دے رہا ہے وہ تو بالکل قریب ہے۔ اس میں دھوکے کی گنجائش کہاں ؟

مشق

(۱) مشاہدہ :۔ دیکھنا۔ دائرہ :۔ گول لکیر۔ جوف :۔ پیٹ۔ ساخت :۔ بناوٹ۔ فضاء :۔ زمین و آسمان کا درمیانی میدان۔ دلیل :۔ ثبوت دانش :۔ سمجھ۔ علم۔ عکس :۔ فوٹو۔ پرچھائیں۔ مُنکِرین :۔ انکار کرنے والے۔ یہ لفظ منکر کی جمع ہے۔ وُسعت :۔ پھیلاؤ۔ اَعْظَم :۔ بڑا۔ لگن :۔ برتن۔ فارسی لفظ ہے۔

(۲) جہاں دو لفظ کے بیچ میں واؤ استعمال کیا جائے وہاں پہلے لفظ کو واؤ سے ملا کر پڑھنا چاہیئے مثلاً زمین و آسمان، شب و روز۔ عقل و دانش۔ کو زمینو آسمان۔ شبو روز۔ عقلو دانش پڑھنا چاہیئے۔ اس واؤ کا معنیٰ ہے "اور" یہ واو ہمیشہ انھیں دو لفظوں کے درمیان آئے گا۔ جو فارسی زبان میں بولے جاتے ہیں۔

سُوالات

(۱) آسمان کے مُنکر کو آسمان کا ہونا کس طرح سمجھاؤ گے؟

(۲) عرش، فضا، مشاہدہ، اعظم، عکس، صحیح کی ہجےّ کرو

(۳) قرآن شریف کی آیت سے آسمان کا ہونا ثابت کرو۔

اہلِ بیت

سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس بیویوں کی اولادوں کو اہلِ بیت کہتے ہیں۔ اہل کا معنیٰ "والے" اور بیت کا معنیٰ "گھر" لہٰذا اہلِ بیت کے معنیٰ ہوئے گھر والے۔

سرکار کی ازواج طاہرہ گیارہ ہیں جن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بہت مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار کی ازواج کا نام عزت کے طور پر اُمّ المؤمنین رکھا ہے۔ اُم کا معنیٰ "ماں" اور المؤمنین کے معنیٰ مسلمانوں، تو اُم المؤمنین کا معنیٰ ہوا مسلمانوں کی ماں

پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں تین شاہزادے اور چار شاہزادیاں پیدا ہوئیں۔ شاہزادوں کے نام یہ ہیں۔ حضرت قاسم، حضرت عبد اللہ، حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ یہ تینوں حضرات اپنی ننھی عمر میں انتقال فرما گئے۔

سرکار کی شاہزادیوں کے نام یہ ہیں۔ حضرت زینب، حضرت رقیہ حضرت فاطمہ، حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ حضرت ابراہیم کے سوا باقی

عہ تفسیر صاوی جلد دوم صہ ۲۳۴

سب اولادیں ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن پاک سے ہیں رہے حضرت ابراہیم تو وہ ہمارے سرکار کی باندی حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مقدس سے ہیں۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر کا نام حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ حضرت زینب کا وصال ۸ سنہ ہجری میں ہوا۔ حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پہلے حضرت رقیہ کا نکاح کیا تھا۔ جب وہ ۲ سنہ ھجری میں انتقال فرما گئیں تو سرکار نے حضرت امّ کلثوم کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا۔ حضرت امّ کلثوم کا ۹ سنہ ھجری میں انتقال ہوا ہے۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ۱۱ سنہ ھجری میں سرکار کے وصال کے چھ ماہ بعد ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چھ اولاد عطا فرمائی۔ جن کے نام یہ ہیں۔ حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت محسن رضی اللہ عنہم۔ حضرت رقیہ، حضرت زینب، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہن۔ ان میں سے حضرت محسن اور حضرت رقیہ کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔

عزیز نونہالو! اس بات کو خوب یاد رکھنا کہ ام کلثوم دو ہیں۔ ایک ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شاہزادی ہیں جو امام

حسن کی خالہ اور حضرت عثمان غنی کی بیوی ہیں۔ اور رہیں دوسری ام کلثوم تو وہ حضرت مولیٰ علی اور فاطمہ زہرا، کی شاہزادی ہیں۔ اور حضرت امام حسن کی سگی بہن ہیں۔ یہی اُم کلثوم ہیں جن کا نکاح سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا ہے۔

ان رشتوں کی بنیاد پر سیدنا عثمان غنی حضرت مولیٰ علی کے ہم زلف یعنی ساڑھو اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے خالو ہیں اور حضرت فاروق اعظم سیدنا مولیٰ علی کے داماد اور حضرت امام حسن اور امام حسین کے بہنوئی ہیں

پیارے بچو! سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چار یار ہیں سے دو صحابی سرکار کے خسر اور دو صحابی سرکار کے داماد ہیں۔ تمہیں چار یار کے نام تو یاد ہوں گے۔ اگر یاد نہ ہوں تو سنو۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم ہمارے سرکار کے خسر ہیں، کیوں کہ صدیق اکبر کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ اور فاروق اعظم کی صاحبزادی حضرت حفصہ ہمارے سرکار کی مقدس بیوی ہیں۔ اور حضرت عثمان غنی، حضرت مولا علی ہمارے سرکار کے داماد ہیں۔

دیکھو! سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے چار یار کے رشتے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح گتھے ہوئے ہیں۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کئی صاحبزادے ہیں جن میں امام

حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو حضرت فاطمہ زہراء کے بطن پاک سے ہیں اور آپ کے باقی صاحبزادگان مثلاً حضرت محمد بن حنیفہ، حضرت ابو بکر، حضرت حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عباس علمبردار وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کی دوسری بیویوں سے پیدا ہیں۔ آپ نے حضرت سیدہ فاطمہ کے انتقال کے بعد کئی ایک عورتوں سے نکاح فرمایا تھا۔

حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین یہ دونوں اگرچہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے ہیں لیکن سرکار نے ان دونوں حضرات کو اپنا بیٹا قرار دیا ہے۔ اسی لئے ان دونوں حضرات کو شہزادۂ رسول ابن رسول، اور آلِ رسول کہا جاتا ہے۔ دنیا میں پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس نسل انہیں دونوں شہزادوں سے چلی اور پھیلی ہے۔

اوپر والے بیان سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب بیٹے ابن رسول نہیں بلکہ ان میں دو بیٹے یعنی امام حسن اور امام حسین ابن رسول ہیں اس لیے کہ یہی دونوں سرکار مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراء کے بیٹے ہیں۔ لہٰذا انہیں دونوں امام کی نسل میں پیدا ہونے والوں کو ابن رسول یا شہزادۂ رسول کہا جائے گا۔

مشق

(۱) زوجہ :- بیوی۔ زوجہ کی جمع ازواج ہے۔ طاہرہ :- پاک

(۲) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کلمۂ ترضی کہتے ہیں۔ یہ کلمہ صحابہ، اہلِ بیت اور دوسرے دینی پیشواؤں کے نام کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے

(۳) جب عورت کے لیے کلمۂ ترضی بولنا ہو تو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہو۔

(۴) جب مرد کے لیے بولنا ہو تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہو

(۵) جب تین یا تین سے زیادہ مردوں کے لیے بولنا ہو تو رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہو۔

(۶) جب تین یا تین سے زیادہ عورتوں کے لیے استعمال کرنا ہو تو رضی اللہ تعالیٰ عنہن کہو

(۷) جب دو مرد یا دو عورت کے لیے بولنا ہو تو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہو۔

(۸) صاحبزادہ کی جمع صاحبزادگان۔ نیز :- بھی، ابن رسول :- رسول کا بیٹا، فارسی زبان کا مرکب اضافی، اردو میں بہت جاری ہے۔ جیسے شہزادۂ رسول، بزمِ محشر، سرِ شمشیر، رسولِ خدا، خالقِ عالم، گرمیٔ محشر، شادیٔ دیدار، اس قسم کے مرکب کی اردو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ بعد والے لفظ کو پہلے لاؤ اور شروع والے لفظ کو پیچھے کرو اور بیچ میں علامت یعنی "کا"، کے، کی" بڑھا دو یعنی گرمیٔ محشر کا ترجمہ ہے محشر کی گرمی، اور جیسے رسولِ خدا، یعنی خدا کا رسول، اور جیسے سرِ شمشیر یعنی تلوار کی دھار۔

(۹) عربی زبان کا مرکب اضافی بھی فارسی کی طرح ہے۔ اُمُّ المؤمنین یعنی مسلمانوں کی ماں۔ رسول اللہ، اللہ کا رسول۔

سوالات

(۱) حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے علاوہ حضرت مولا علی کے اور صاحبزادگان کے نام بتاؤ؟

(۲) حضرت فاروق اعظم رشتہ میں حضرت امام حسن کے کیا لگتے ہیں؟

(۳) داماد، ہمزلف، خُسر کسے کہتے ہیں؟

(۴) بیت اللہ، بیت المال، دامادِ رسول، ابن مروان کا ترجمہ کرو۔

(۵) کلماتِ ذیل میں معرفہ اور نکرہ پہچان کر بتاؤ؟

خالہ، شوہر، حضرت ابراہیم، تم، صاحبزادہ، شہزادۂ رسول۔

برّ اعظم

زمین کے بارے میں تمہیں بتایا جا چکا ہے کہ وہ ایک بہت لمبا چوڑا گولا ہے؎۔ جو آسمان کی گولائی کے ٹھیک بیچ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھما ہوا ہے۔

؎ ملفوظات سرکار اعلیٰ حضرت حصہ چہارم ص۵

زمین کے گولے کو چاروں طرف سے سمندر کا پانی گھیرے ہوئے ہے زمین کا صِرف چوتھائی حصّہ اللہ تعالیٰ نے پانی کے باہر کر رکھا ہے۔ باقی اس کے تین حصّے ہمیشہ سمندر کے پانی میں ڈوبے رہا کرتے ہیں۔

تم اگر گیند کو پانی میں اس طرح ڈبودو کہ اس کا تھوڑا حصّہ پانی سے کھلا رہے اور باقی حصّہ پانی کے اندر ہو تو یونہی زمین کے گولے کو بھی سمجھو کہ اس کا تین حصّہ پانی میں ہے اور چوتھائی حصّہ پانی سے کھلا ہے مگر فرق یہ ہے کہ گیند کا جتنا حصّہ کھلا رہے گا وہ اکٹھا ایک ہی جگہ رہے گا۔ اور زمین کا کھلا ہوا حصہ اکٹھا ایک جگہ نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کرکے کئی جگہوں میں ہے۔

سامنے نقشہ دیکھو!

اس میں کالے رنگ کو سمندر کا پانی اور سفید رنگ کو زمین کا کھلا ہوا حصّہ فرض کیا گیا ہے تو جس طرح اس نقشہ میں سفید رنگ والا حصّہ اکٹھا ایک جگہ نہیں یونہی زمین کا کھلا ہوا حصّہ بھی اکٹھا ایک جگہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو زمین کا پورا ہی گولا پانی میں ڈوبا رہتا لیکن اس نے اپنی مہربانی سے زمین کو جابجا پانی سے باہر نکال رکھا ہے تاکہ اس کے کھلے حصوں پر انسان آباد ہوسکے۔ مکان بناسکے۔

Scanned with CamScanner

کھیتی کر سکے۔ اور جانوروں کو پال سکے۔

نقشہ دیکھ کر تمہاری سمجھ میں اچھی طرح آگیا ہو گا کہ زمین کا کچھ حصّہ خشک ہے اور باقی سارا حصّہ تر اور پانی میں ڈوبا ہوا ہے۔ خشکی والا حصّہ برّاعظم کہلاتا ہے اور تری والے حصّہ کو بحراعظم کہتے ہیں۔ برّ کا معنیٰ خشکی، اعظم کا معنیٰ بڑی، بڑا۔ بحر کا معنیٰ سمندر۔ برّاعظم چھ ہیں اِیشِیَا، اَفرِیقہ، یُورَپ شمالی اَمرِیکَہ، جُنُوبی اَمرِیکہ، آسٹرِیلِیا، ان میں سب سے چھوٹا آسٹریلیا اور سب سے بڑا ایشیا ہے۔

ایشیا کے برّاعظم میں عرب، شام، یمن، عراق، ایران، ترکی، افغانستان، پاکستان، ہندوستان، برما، لنکا، تبت، چین، جاپان وغیرہ ملک ہیں۔

افریقہ میں مصر، سوڈان، حبشہ، لیبیا، الجیریہ، مراکش وغیرہ ملک ہیں۔ اور یورپ میں روس، یونان، جرمنی، فرانس، انگلینڈ، اٹلی، اسپین وغیرہ ملک ہیں اور امریکہ میں کناڈا، ممالک متحدہ، پیرو، ارجنٹائن برازیل وغیرہ ملک ہیں۔

بحراعظم پانچ ہیں۔ بحراوقیانوس، بحرالکاہل، بحر منجمد شمالی، بحر منجمد جنوبی، بحر ہند۔

ایشیا سے پچھم، یُورَپ اور افریقہ کا بحراعظم پڑتا ہے اور ان دونوں سے پچھم بحراوقیانوس ہے۔ جس کو جغرافیہ کی کتابوں میں بحر ظلمات بھی کہتے ہیں

Scanned with CamScanner

یہ سمندر تقریباً تین ہزار میل چوڑا ہے۔ اس کے پچھمی کنارے پر شمالی اور جنوبی امریکہ ہے پھر امریکہ سے پچھم ایک دوسرا سمندر بحرالکاہل ہے جو اوقیانوس سے بھی بڑا ہے۔ پھر بحرالکاہل سے پچھم ایشیا کا براعظم شروع ہوتا ہے۔ تم اگر ہوائی جہاز پر سوار ہو کر دہلی سے پچھم کی طرف بڑھو تو تمہارا ہوائی جہاز کراچی پہونچے گا۔ کراچی پاکستان کا ایک بہت بڑا شہر ہے پھر جہاز وہاں سے پچھم کے رُخ پر پرواز کرے گا اور ایران کے اوپر سے پرواز کرتا ہوا بصرہ کے ہوائی اڈّہ پر اترے گا۔ بصرہ ملک عراق کا ایک شہر ہے پھر جہاز وہاں سے پچھم کی سمت اڑتا ہوا جائے گا اور ملک عرب کے شمالی حصّہ کے اوپر سے گزرتا ہوا قاہرہ ہوائی اڈہ پر اترے گا۔

قاہرہ ایک بہت بڑا شہر اور ملک مصر کا دارالسلطنت ہے۔ پھر جہاز وہاں سے مغرب کی جانب پرواز کرے گا اور لیبیا، الجیریا کے اوپر سے گزرتا ہوا رباط کے ہوائی اڈہ پر اترے گا۔ رباط ملک مراکش کی راجدھانی ہے۔ پھر تمہارا جہاز وہاں سے پچھم کی جانب پرواز کرے گا اور بحراوقیانوس کے اوپر سے گزرتا ہوا نیویارک کے ہوائی اڈے پر اترے گا نیویارک شمالی امریکہ کا بہت بڑا شہر ہے۔ نیویارک اور رباط کے درمیان تین ہزار میل تک سمندر کا پانی ہے۔

پھر نیویارک سے تمہارا جہاز پچھم کی جانب پرواز کرتا ہوا سانفرانسسکو اترے گا۔ سانفران سسکو شمالی امریکہ کا شہر ہے پھر تمہارا جہاز وہاں

سے پچھم کی جانب پرواز کرتا ہوا اور بحرالکاہل کے اوپر سے گزرتا ہوا ہانگ کانگ کے ہوائی اڈہ پر اترے گا۔

سانفرانسسکو ہانگ کانگ ملک چین کا ایک بہت بڑا شہر ہے۔ سانفرانسسکو اور ہانگ کانگ کے درمیان تقریبًا سات ہزار میل تک پانی ہی پانی ہے۔ پھر تمہارا جہاز پچھم کے رخ پر اڑے گا اور برہما نیز آسام کے اوپر سے گزرتا ہوا ٹھیک شہر دہلی کے پالم ہوائی اڈے پر آکر ٹھہر جائے گا۔

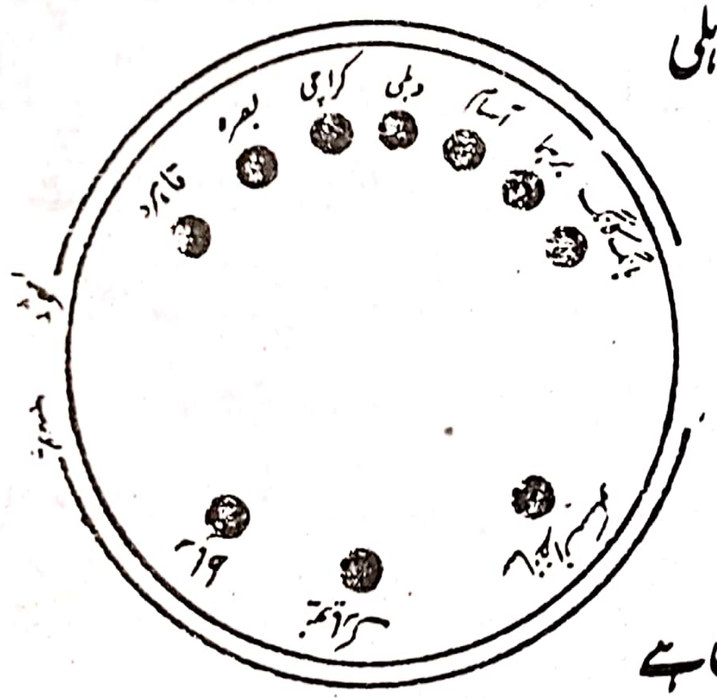

دیکھو دہلی سے پورب آسام اور برہما اور دہلی سے پچھم کراچی اور بصرہ ہے تمہارا جہاز دہلی سے پچھم کو پرواز ہوا اور لگاتار پچھم ہی کے رخ پر اڑتا رہا یہاں تک کہ پورب کی طرف سے دہلی واپس آیا اس سے معلوم ہوا کہ زمین گول ہے اور انسان کی آبادی اس کی گولائی پر ہے، ہم نے تمہارے سفر کا نقشہ بنا دیا ہے اسے دیکھ کر سمجھ لو کہ تمہارے جہاز نے کس طرح پوری گولائی کا چکر پورا کیا

سوالات

(۱) براعظم کل کتنے ہیں ؟

Scanned with CamScanner

(۲) بحر اعظم کتنے ہیں۔ ؟

(۳) امریکہ اور چین کے درمیان کون سا سمندر ہے ؟

(۴) عرب شریف کس بر اعظم میں واقع ہے۔ ؟

خلافت اور حکومت

ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء عیسوی کو دوشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ جب چالیس سال کی عمر مبارک ہوئی اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تو سرکار نے پہلے اپنے خاص خاص لوگوں کو اپنے نبی ہونے کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ تین برس تک اسلام کی خفیہ تبلیغ کی۔ پھر عام لوگوں کے مجمع میں اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تیرہ برس تک مکہ شریف اور آس پاس کے قبیلوں میں اسلام کی اشاعت کرتے رہے

پھر ترپن سال کی عمر شریف میں سرکار نے تبلیغ اسلام کی خاطر مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ تشریف لائے

ع ہ نطق الہلال مصنفہ سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرکار کی ہجرت سے پہلے ہی مدینہ کے بہت سے لوگ مسلمان ہو کر سرکار کی غلامی میں داخل ہو چکے تھے۔ جب سرکار مدینہ پہونچے تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ انھوں نے سرکار کے قدموں پر اپنی آنکھیں بچھا دیں۔

سرکار کی رضا حاصل کرنے کے لیے انھوں نے اپنی دولت اور جائیداد نچھاور کر دی۔ چنانچہ سرکار کے جو صحابہ ہجرت کر کے مدینہ آتے رہے ان کے کھانے پینے رہنے سہنے کا انتظام بھی انھوں نے اپنے ذمہ لے لیا مدینہ کے جانثار صحابیوں کا لقب انصار ہے اور جو صحابہ سرکار کی محبت میں اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ چلے آئے تھے ان کو "مہاجرین" کہتے ہیں۔ سرکار نے مدینہ پہونچ کر صرف دس برس کے اندر پورے عرب میں اسلام پھیلا دیا جب قرآن مجید مکمل نازل ہو چکا اور دین کا کام پختہ ہو گیا تو سرکار نے ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مطابق ۱۲ جون سنہ ۶۳۲ عیسوی دوشنبہ کے دن مدینہ شریف میں وصال فرمایا۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقدس حجرہ میں دفن کیے گئے۔ چونکہ ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم خدائے پاک کی طرف سے رسول ہو کر تشریف لائے تھے اس لیے مسلمانوں کے اصل حاکم ہمیشہ ہمارے سرکار ہی رہیں گے لیکن جب سرکار نے اس دنیا سے پردہ فرما لیا تو اس بات کی سخت ضرورت پیش آئی کہ کسی شخص کو سرکار کا جانشین مقرر کیا جائے اور اس کو سرکار کی جگہ پر حاکم تسلیم کیا جائے تاکہ وہ حکو

ع حاشیہ نطق الہلال۔

کے بل پر ظالم اور مظلوم کے درمیان انصاف کرے۔ مجرم کو سزا دے اور لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرے۔ کافروں سے جہاد کے لیے لشکر بھیجے۔ فساد وفتنہ کی روک تھام کرے۔ مسلمانوں کو سرکار کے راستہ پر چلائے۔ چنانچہ مہاجرین اور انصار نے ایک رائے ہو کر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ اور جانشین منتخب کیا اور سب نے یکے بعد دیگرے آپ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کی یعنی آپ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اقرار کیا کہ ہم لوگ آپکا حکم مانیں گے اور ہر معاملہ میں آپ کی اطاعت کریں گے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ ہونے کے بعد اسلام کی بڑی شاندار خدمت انجام دی۔ آپ کے وصال کے بعد سنہ ۱۳ ہجری میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں عراق ایران، مصر اور شام تک اسلام پھیل گیا۔ آپ نے دس برس چھ مہینے تک بڑے دبدبہ کے ساتھ حکومت کی۔

آپ کے شہید ہونے کے بعد سنہ ۲۴ھ میں مہاجرین اور انصار نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ چُنا۔ حضرت عثمان غنی نے چند روز کم بارہ برس تک خلافت کی۔ آپ کے دورِ حکومت میں کئی ایک نئے ملک فتح ہو کر اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔

آپ کی شہادت کے بعد سنہ ۳۵ ہجری میں مہاجرین اور انصار نے

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا۔ حضرت مولیٰ علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے چار برس نو مہینے تک خلافت کا کام انجام دیا۔ پھر آپ
کی شہادت کے بعد حضرات صحابہ اور دوسرے مسلمانوں نے سنہ ۴۰ھ ہجری میں
آپ کے بڑے صاحبزادے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا
چھ ماہ کارِ خلافت انجام دینے کے بعد حضرت امام نے خلافت کی
ڈوری سنہ ۴۱ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونپ دی۔
حضرت معاویہ نے انیس سال تین ماہ تک بڑی شاندار حکومت کی اور رجب
سنہ ۶۰ھ میں وصال فرمایا۔

آپ کے بعد تختِ سلطنت پر آپ کا بیٹا یزید بیٹھا۔ یہ شخص حکومت پاکر
جابر بادشاہوں کا نمونہ بن گیا اس کے دورِ حکومت میں لوگوں پر بڑا ظلم ہوا۔
اسی کی فوج نے ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ کو جمعہ کے دن حضرت سیدنا امام حسین رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کیا۔
اس نے تین برس نو مہینے حکومت کی۔ اور ربیع الاول سنہ ۶۴ھ میں مرگیا۔ پھر
مروان بن حکم اموی نے ملک شام کے لوگوں کی مدد سے اپنی حکومت قائم کی اور
نو مہینے اٹھارہ دن حکومت کرکے سنہ ۶۵ھ میں انتقال کرگیا۔ اس کے مرنے کے
بعد اس کا بیٹا عبدالملک رمضان سنہ ۶۵ھ میں تخت نشین ہوا۔ یہی حکومت مروان
کی نسل میں اڑسٹھ برس تک رہی۔ اس کے بعد سنہ ۱۳۲ھ میں دولت عباسیہ
قائم ہوئی جو پانچ سو برس سے زیادہ مدت تک رہی۔

Scanned with CamScanner

مشق

(۱) مُتکلّم :- بات کرنے والے کو کہتے ہیں
(۲) حَاضِر :- وہ ہے جس سے بات کی جائے۔ اسی طرح اس کا دوسرا نام مخاطِب ہے۔
(۳) غائب :- وہ ہے جس کے بارے میں بات کی جائے۔ جیسے زید نے بکر سے کہا میں تم کو ایک قلم دوں گا۔ اس مثال میں زید متکلم اور بکر حاضر اور قلم غائب ہے
(۴) ضمیر :- وہ اسم ہے جسے سن کر متکلم یا حاضر یا غائب کو سمجھا جائے جیسے میں، مجھ، ہم، ہمیں (یہ متکلم کی ضمیریں ہیں) تو، تم، تجھ، تمہیں آپ۔ (یہ حاضر کی ضمیریں ہیں) وہ، اس، ان، انہیں (یہ غائب کی ضمیریں ہیں)

سُوالات

(۱) سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال کس سنہ میں ہوا؟
(۲) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کن لوگوں نے خلیفہ مقرر کیا؟
(۳) خلیفہ کے فرائض بیان کرو۔؟

Scanned with CamScanner

نعت شریف

از سرکارِ مفتیِ اعظم ہند نوری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے
بالا سے بالا عظمت والے
سب سے بڑھ کر عزت والے
تم پہ لاکھوں سلام
ظاہر و باہر سیادت والے
غالب و قاہر ریاست والے
غلبہ و قہر و طاقت والے
تم پہ لاکھوں سلام
مالک کل کے ہو تم نائِب
سب ہے تمہارا حاضِر غائِب
شان و شوکت عظمت والے
تم پہ لاکھوں سلام
سدرہ تمہارا عرش تمہارا
کرسی تمہاری فرش تمہارا
مالکِ دوزخ جنّت والے
تم پہ لاکھوں سلام!
رب نے تم کو سیر کرائی
اپنی خُدائی تم کو دکھائی
ایسی اعلیٰ بصارت والے
تم پہ لاکھوں سلام
عرش پہ تم کو رب نے بلایا
اپنا جلوۂ خاص دکھایا
خلوت والے جلوت والے
تم پہ لاکھوں سلام!
مہ کو تم نے ٹکڑے کیا ہے
سورج تم نے لوٹایا ہے
طاقت والے قدرت والے
تم پہ لاکھوں سلام

خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ نوری کو تم نور بناؤ
چاند سے اچھی صورت والے
تم پہ لاکھوں سلام

مشق

(۱) سیادت :- سرداری۔ ریاست :- حکومت۔ باھر :- کھلا ہوا، کھلم کھلا۔ غالب :- زور والا۔ قاھر :- زبردست۔ مہ :- چاند قھر :- زور۔ خلوت :- تنہائی۔ جلوت :- دوسرے لوگوں کے ساتھ ہونا۔ بصارت :- نگاہ، آنکھ۔ سدرہ :- بیر کا درخت۔ (ساتویں آسمان پر بیر کا ایک درخت ہے جس کا نام سدرۃ المنتہی ہے۔)
شعر میں سدرہ سے مراد سدرۃ المنتہی کا مقام ہے۔

(۲) مالکِ کل :- ہر چیز کا مالک، مراد اللہ تعالیٰ
نائب :- خلیفہ، قائم مقام۔ مراد سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حاضر :- جو چیز نگاہ کے سامنے ہو۔ غائب :- جو چیز نگاہ سے اوجھل ہو۔

سوالات

(۱) خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ۔ اس جملہ میں مضاف، مضاف الیہ اور علامت اضافت تلاش کرکے نکالو
(۲) پانچویں شعر کا مطلب بیان کرو۔ (۳) لاکھوں کا واحد بتاؤ
(۴) نوری سے مراد کیا ہے۔؟

Scanned with CamScanner

سندھ میں مسلمانوں کی آمد

خاندانِ بنی امیہ کا مشہور بادشاہ ولید بن عبد الملک سنہ ۸۶ ہجری مطابق ۷۰۵ء میں تختِ نشیں ہوا۔ اس زمانہ میں عربی حکومت کا جھنڈا چین سے اسپین تک لہرا رہا تھا۔ عرب، شام، ایران، عراق اور براعظم، افریقہ کا شمالی اور مغربی حصہ مصر سے مراکش تک سب اس کے زیرِ نگیں تھے۔

عرب تاجر دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر ایک طرف تجارت کو فروغ دے رہے تھے اور دوسری طرف اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے تھے اسی زمانے کی بات ہے کہ "لنکا" میں ایک عربی سوداگر کا انتقال ہوا۔ لنکا کے راجہ نے مرحوم سوداگر کی عورتوں اور بچوں کو ایک جہاز میں بٹھا کر عرب روانہ کیا اور بادشاہ ولید کے لیے کچھ قیمتی تحفے بھی ان جانے والوں کے ساتھ کر دیئے۔ جب جہاز دیبل (کراچی) کے سامنے پہنچا تو سندھ کے لیٹروں نے جہاز لوٹ لیا اور عربی عورتوں کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے ان میں سے ایک عورت نے عراق کے گورنر حجاج سے غائبانہ فریاد کرتے ہوئے اسے پکارا[۱] یَا حَجَّاجُ اَلْمَدَد

---

[۱] تاریخ اسلام حصہ دوم صفحہ ۱۲۹ معارف پریس اعظم گڈھ ۔ ۱۲

خلیفہ ولید بن عبدالملک کی طرف سے حجاج بن یوسف ثقفی ملک عراق کا گورنر تھا۔ جب اس کو اس حادثہ کی خبر پہنچی تو اس کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ اس نے بے ساختہ جواب دیا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ

یعنی گھبراؤ نہیں میں حاضر ہوں۔

چنانچہ سندھ کے راجہ داہر کے نام ایک سرکاری خط بھیجا اور حالات لکھ کر عربی عورتوں کی واپسی کا مطالبہ کیا لیکن داہر نے بات سنی اَن سنی کردی۔ پھر تو حجاج نے سندھ فتح کرنے کی ٹھان لی اور عبیداللہ بن نُبہان کو سپہ سالار مقرر کرکے ایک لشکر ان کے ساتھ روانہ کیا۔

سندھ پہنچ کر جب عربوں اور سندھیوں میں جنگ شروع ہوئی اور حضرت عبیداللہ شہید ہو گئے۔ تو حجاج نے بُدَیل کو سندھ پہنچنے کا حکم دیا۔ وہ تین ہزار کا لشکر ساتھ لے کر پہنچے اور بڑی بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔

عین میدانِ جنگ میں ان کا گھوڑا بدکا وہ گھوڑے سے گر پڑے سندھیوں نے حملہ کرکے انھیں شہید کردیا۔ جب حجاج کو اس کی اطلاع ہوئی تو اسے بڑا صدمہ ہوا۔ اس نے اپنے نوعمر چچازاد بھائی محمد بن قاسم ثقفی کو چھ ہزار فوج دے کر سندھ روانہ کیا۔ محمد بن قاسم نے پہلے دیبل فتح کیا پھر آگے بڑھتے گئے یہاں تک کہ خود راجہ داہر فوج لے کر مقابلہ پر آیا۔ اسلامی لشکر اور سندھی فوج کے درمیان خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ راجہ داہر مارا گیا اور سندھ

پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا اور وہ عربی عورتیں بھی مل گئیں جنہیں سندھی لیٹروں نے قید کر رکھا تھا۔

سندھ فتح ہو جانے کے بعد محمد بن قاسم نے پنجاب کا رُخ کیا اور ملتان تک قبضہ کر لیا۔ مسلمانوں کی روز بروز جنگی کامیابی دیکھ کر چیتوڑ اور قنوج کے راجاؤں نے بے لڑے بھڑے محمد بن قاسم کی اطاعت قبول کر لی۔ جنگ سے فرصت ملنے کے بعد محمد بن قاسم نے سندھ میں اسلامی سلطنت قائم کی جسے عرب کی مرکزی حکومت کی شاخ قرار دیا۔ جا بجا کئی ہزار عربوں کو آباد کیا۔ مسجدیں بنوائیں۔ مسلمانوں کا عدل وانصاف، ان کی صاف ستھری اسلامی زندگی ان کی نیکی اور پرہیزگاری دیکھ کر کثیر ہندو اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے۔

اس طرح سندھ اور پنجاب میں عربی اور ہندوستانی مسلمانوں کی آبادی شروع ہوئی۔

مشق

(۱) فعل متعدی :۔ وہ فعل ہے جو فاعل اور مفعول بہ کو چاہے۔
جیسے زید نے کپڑے کو کاٹا۔ اس مثال میں کاٹا فعل متعدی ہے

(۲) فعل لازم :۔ وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہے مفعول بہ کو نہ چاہے۔

جیسے کپڑا کٹا۔ اس مثال میں کٹا فعل لازم ہے۔

(۳) فروغ:۔ ترقی۔ رونق۔ زیرِ نگیں:۔ زیرِ حکومت۔ حکومت کے نیچے۔
قزاق:۔ لٹیرا۔ تبلیغ:۔ اسلام کے پیغام کو غیروں تک پہنچانا۔

سُوالات

(۱) سندھ پر عربوں نے کیوں حملہ کیا؟
(۲) ذیل کے کلمات میں فعل متعدی اور فعل لازم الگ کرو
پکارا، پہنچے، بھیجا، لہرا رہا تھا۔
(۳) اطاعت، عدل، قبضہ، انصاف کی ہجے کرو۔
(۴) محمد بن قاسم کے کارنامے بیان کرو۔

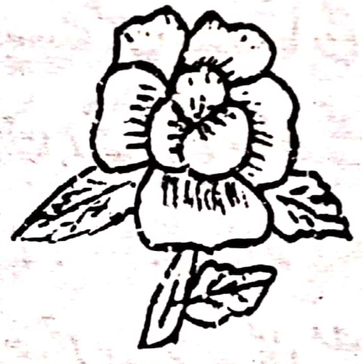

اللہ تعالیٰ کی پہچان

اللہ وہ ہے جو زمین و آسمان، انسان و حیوان، تمام جہان، سارے موجودات، پوری کائنات کا اکیلا خدا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا کوئی خدا نہیں (جل جلالہ)

اللہ وہ ہے جس کی ہر صفت، ہر خوبی، ذاتی ہے۔ یعنی اپنے آپ ہے۔ کسی دوسرے کی بخشی ہوئی نہیں (جل جلالہ)

اللہ وہ ہے جس کے علم سے کوئی بھی چیز اوجھل نہیں۔ وہ ہر غیب و شہادت کو بذاتِ خود جانتا ہے۔ ہر کھلی اور چھپی چیز اس کے سامنے یکساں ہے۔ (جل جلالہ)

اللہ وہ ہے جس نے جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے۔ اس کے لیے نہ کوئی روک ہے نہ کچھ بے بسی۔ (عز شانہٗ)

اللہ وہ ہے جس نے شافع روز جزا سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دینِ برحق کے ساتھ بھیجا تاکہ دینِ برحق کا زور سب دینوں پر چھا جائے۔ (جل جلالہ)

اللہ وہ ہے جس نے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو سارے جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اور سارے عالم کو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نیازمند قرار دیا۔ (جل جلالہ)

اللہ وہ ہے جس کے بس میں سب کچھ ہے وہ اپنے جس بندے کو چاہے زمین کا مالک بنادے۔ جس بندے کو چاہے آسمان کا مالک بنادے۔ جس بندے کو چاہے دونوں جہان کا مالک بنادے۔ قرآن میں ہے وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا۔ اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں (کنزالایمان) جل جلالہٗ۔

اللہ ایسا مستقل مالک ہے کہ اگر وہ اپنے کسی بندے کو زمین وآسمان کا مالک بنادے تو خود اس کے مالک ہونے اور مالک رہنے میں ذرہ برابر فرق نہیں پڑ سکتا۔ (جل جلالہ)

اللہ وہ ہے جو سارے جہان سے بے نیاز ہے۔ اس کو کسی کی پرواہ نہیں۔ اس پر کسی کا دباؤ نہیں (جل شانہ)

اللہ وہ ہے جس نے محض اپنی خوشی سے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہاں کا مالک ومختار بنایا۔ زمین و آسمان میں کوئی بھی ایسی مخلوق نہیں جو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور بڑائی کے سامنے دم مار سکے۔ (جل جلالہ)

اللہ وہ ہے جس کی بارگاہ میں سب سے بڑھ کر عزت والے بندے حضرات انبیاء کرام ہیں۔ (جل جلالہ)

اللہ وہ ہے جس نے سب سے زیادہ زور اور طاقت اپنے پیغمبروں کو عطا فرمائی ہے۔ (جل شانہ)

اللہ وہ ہے جس نے پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انسان، حیوان، جن، فرشتے، سمندر، پہاڑ، شجر، حجر، خشک، تر، آگ، پانی، ہوا، مٹی، چاند، سورج، عرش، کرسی، لوح، قلم، زمین و آسمان سارے جہان کا پیغمبر قرار دیا۔ (جل شانہ)

اللہ وہ ہے جس نے پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین و آسمان، عرش و کرسی کے سارے غیب کا علم دیا ہے۔ (جل جلالہ)

اللہ وہ ہے جس نے پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسا قرآن نازل فرمایا جس میں سرکار مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہر شئے، ہر چیز، ہر ذرہ، ہر قطرہ کا کھلا بیان ہے (جل جلالہ)

اللہ وہ ہے کہ تنہا اسی کی قدرت سارے جہان میں کام کر رہی ہے۔ اس کے حکم کے خلاف کوئی ذرہ ہل نہیں سکتا۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی دم نہیں مار سکتا۔ (جل شانہ)

نبی چاند کے دو ٹکڑے کرتا ہے تو اسی کی قدرت سے پیغمبر مردہ کو زندہ کرتا ہے تو اسی کی قدرت سے ولی مٹی کو سونا بنا دیتا ہے۔ تو

اسی کی قدرت سے جادوگر لاٹھی کو سانپ بنا کر دکھاتا ہے تو اسی کی قدرت سے، اوپر فضاء میں جہاز اُڑتا ہے تو اسی کے حکم سے، دریا میں اسٹیمر تیرتا ہے تو اسی کی اجازت سے، زمین پر ٹرین چلتی ہے تو اسی کے حکم سے، بادل برستا ہے تو اسی کے حکم سے، بیج سے انکھوا نکلتا ہے تو اسی کے حکم سے، کھیت میں غلہ پیدا ہوتا ہے تو اسی کے حکم سے۔ رات آتی ہے تو اسی کے حکم سے، دن جاتا ہے تو اسی کے حکم سے۔

پھول کا مہکنا، بلبل کا چہکنا، چاند کا چمکنا، سورج کا دمکنا، بجلی کا تڑپنا، بادل کا گرجنا، کان کا سننا، آنکھ کا دیکھنا، ناک کا سونگھنا زبان کا بولنا، دماغ کا سوچنا، سب اسی کی قدرت اور حُکم سے ہے بس تنہا ایک خدا کا سارے جہاں پر راج ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی دوسرا خدا ہے نہ ہو سکتا ہے۔

کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ یعنی اکیلا معبود صرف اللہ ہے (جل جلالہٗ)

مشق

(۱) نبی واحد ہے اس کی جمع انبیاء ہے یونہی ولی کی جمع اولیاء ہے۔ غنی کی جمع اغنیاء ہے۔ تقی کی جمع اتقیاء ہے، صفی کی جمع اصفیاء، شقی کی جمع اشقیاء ہے۔

(۲) نبی :۔ وہ چنا ہوا بندہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا پیغام نازل ہو۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے غیب کی باتیں جاننے پر قابو دیا ہو۔

(۳) ولی :۔ وہ بندہ جو نبی کی سچی غلامی کی بدولت اللہ تعالیٰ کا دوست ہو چکا ہو

(۴) غنی :۔ جب اللہ تعالیٰ کے لیے بولیں گے تو اس کا معنیٰ بے نیاز و بے پروا ہوگا۔ اور جب عام انسان کے حق میں بولیں گے تو اسکا معنیٰ مالدار ہوگا۔

(۵) تقی :۔ پرہیزگار، صفی :۔ اللہ تعالیٰ کا چنا ہوا بندہ۔ شقی :۔ بدبخت، بدنصیب۔

(۶) غیب :۔ وہ پوشیدہ چیز جو بے اللہ کے بتائے نہ جانی جاسکے۔

(۷) شہادت :۔ وہ کھلی چیز جس کا جاننا اللہ تعالیٰ نے سب کے لیے آسان بنادیا ہے۔ مستقل :۔ اٹل، نیازمند :۔ محتاج۔ حاجتمند ضرورت مند

سوالات

(۱) اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کو، کس کا محتاج بنایا ؟

(۲) زید نے اپنی سائیکل محمود کے سپرد کر کے اس کو مالک بنادیا تو اب زید اس سائیکل کا مالک رہ گیا یا نہیں ؟

(۳) اللہ تعالیٰ نے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین و آسمان کا مالک بنادیا تو کیا اللہ کے مالک ہونے میں کوئی فرق پڑ سکتا ہے ؟

(۴) ولی مٹی کو سونا بناتا ہے اس جملہ میں اسم، فعل، حرف پہچان کر بتاؤ ؟

شیرِ خدا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہتے ہیں شیرِ خدا نے ایک بار
ایک کافر پر کیا خنجر کا وار

بھاگا ایسا زخم کھا کے پُشت پر
کہ نہ مارے خوف کے پیچھے نظر

کب بھلا ممکن تھا کر کے کوئی چھل
شیر کے پنجے سے یوں جاتا نکل

کر تعاقب جا گرایا خاک پر
تھے جدا کرنے کو تن سے اسکا سر

ناگہاں اس مشرکِ بے عقل نے
چاند سے چہرے پہ تھوکا جہل سے

مرتضیٰ نے ہاتھ سے خنجر کو چھوڑ
منہ لیا اس کافرِ بے دیں سے موڑ

چھوڑ کر اس کو ہوئے یکسو کھڑے
یہ کہا بخشا تجھے ہٹ جا پرے

درگزر تھی یہ خلافِ دابِ جنگ
رہ گیا کافر کھڑا حیران و دنگ

دست بستہ عرض کی اے باکمال
گر اجازت ہو کروں میں اک سوال

موت تھی میری شرارت کی سزا
عفو میں مجھ کو بتا حکمت ہے کیا

مسکرا کر وہ ولیِ انس و جاں
یوں ہوئے اپنی زباں سے درفشاں

تجھ سے مجھکو تھی نہ ذاتی دشمنی
جو عداوت تجھ سے تھی للہ تھی

مارتا اس وقت میں تجھ کو اگر
نفس کہتا دل میں اپنے پھول کر

انتقام اس سے لیا اچھا کیا
تھوکنے کا اس نے پایا کچھ مزا

مارتا تجھ کو اگر میں اس طرح
منہ دکھاتا پھر خدا کو کس طرح
شیرِ حق ہوں حق پہ ہے میرا یقیں
نفس کے کہنے پہ میں چلتا نہیں
دیکھ کر اخلاص شاہِ دین کا
مشرک بے دیں مسلماں ہو گیا
مرتضیٰ کا دیکھ کر اخلاص تام
قوم بھی اس کی ہوئی مومن تمام

شیرِ حق سے لے سبق اخلاص کا
یوں ادا کرتے ہیں حق اخلاص کا

(مثنوی شریف کا ترجمہ موتیوں کا ہار)

مشق

(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب شیرِ خدا، مرتضیٰ، ولیٔ انس و جاں ہے۔

(۲) شیرِ خدا:۔ مرکب اضافی۔ خدا کا شیر۔ مرتضیٰ (میم پر پیش رے ساکن تے پر زبر۔ اللہ تعالیٰ کا پیارا۔ ولی:۔ آقا۔ انس:۔ انسان۔ جن:۔ جنات۔

(۳) ولیٔ انس وجاں:۔ (مرکب اضافی) انسان اور جنات کا آقا۔

(۴) چھل:۔ فریب، دھوکہ۔ تعاقب:۔ پیچھا۔ انتقام:۔ بدلہ درگزر:۔ معافی۔ داب:۔ طریقہ۔ تن:۔ بدن۔ یک:۔ ایک۔

سُو :۔ طرف۔ پرے :۔ دور۔ الگ۔ عفو :۔ معافی۔ دست
ہاتھ۔ بَستہ :۔ باندھے ہوئے۔ دُرّ :۔ موتی۔ فشاں :۔ بکھیرنے والا
تمام :۔ سب۔ تام :۔ پورا۔ کامل۔ حکمت :۔ بھید۔ جھل
غصہ، بیہودگی۔ اخلاص :۔ صرف اللہ کی رضا کے لیے کوئی کام کرنا۔
باکمال :۔ کمال والے۔ خوبی والے۔ للہ :۔ اللہ کے لیے۔

(۵) درفشاں :۔ موتی بکھیرنے والا۔ مراد شیریں کلام

(۶) خلاف داب جنگ :۔ (مرکب اضافی) جنگ کے طریقہ کے خلاف۔
اخلاص تام :۔ (مرکب وصفی) کامل اخلاص

سُوالات

(۱) مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اخلاص بیان کرو۔؟

(۲) اس واقعہ کا انجام سناؤ؟

(۳) ایک کافر پر کیا خنجر کا وار۔ اس مصرعہ میں فعل، اسم، حرف پہچان کر بتاؤ

سچ کی برکت

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۷۰ھ میں شہر جیلان میں پیدا ہوئے۔ سترہ برس کی عمر شریف تک سرکار اپنے شہر کے مکتب میں پڑھتے رہے۔ پھر آپ کے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ اب بغداد چلیں اور وہاں دین کی اونچی تعلیم حاصل کریں

چنانچہ آپ نے اپنی والدہ ماجدہ سے اپنا ارادہ ظاہر کیا اور بغداد جانے کی اجازت طلب کی۔ سرکار کی والدہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی بہت ہی نیک بندی تھیں۔ علم دین پڑھنے سے کیوں کر روک سکتی تھیں۔ دل پر صبر کی سِل رکھ کر اجازت دے دی۔ اور آپ کے عبا میں بغل کے نیچے چالیس اشرفی رکھ کر اوپر سے سی دیا۔ جب سرکار غوث پاک چلنے لگے تو آخری وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے عہد لیا کہ بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا۔ زبان سے کبھی جھوٹ نہ نکلے۔ آپ نے عہد پورا کرنے کا وعدہ کیا اور بغداد جانے والے قافلہ کے ساتھ روانہ ہوگئے۔

جب آپ کا قافلہ شہر ہمدان سے آگے بڑھا تو ساٹھ گھوڑ سوار

ڈاکو جنگل سے نکل پڑے اور قافلہ والوں کو گھیر کر ان کا مال و اسباب لوٹنے لگے۔ ایک ڈاکو سرکار کے پاس بھی پہنچا اور بولا۔

او صاجزادے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ سرکار نے جواب دیا۔ ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ ڈاکو نے پوچھا وہ کہاں ہیں؟ سرکار نے فرمایا۔ میرے عبا میں بغل کے نیچے استر کی تہہ میں سلے ہیں۔ ڈاکو نے سمجھا کہ اس لڑکے کے پاس کچھ ہے نہیں مجھ سے صرف مذاق کر رہا ہے۔ یہ سوچ کر وہ چلتا بنا۔ اتنے میں ایک دوسرا ڈاکو پہنچا اس سے بھی یہی سوال و جواب ہوا۔

جب یہ دونوں ڈاکو اپنے سردار کے پاس گئے تو اس سے سرکار غوث پاک کا واقعہ بیان کیا۔ سردار بولا اس لڑکے کو ذرا میرے پاس لاؤ۔ ایک ڈاکو آپ کو بلا کر لے گیا۔ جب سرکار وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ڈاکو آپس میں قافلہ والوں کا مال بانٹ رہے ہیں۔ آپ سے ڈاکوؤں کے سردار نے پوچھا بتاؤ صاجزادے! تمہارے پاس کچھ ہے؟

سرکار نے فرمایا۔ میرے پاس چالیس اشرفی ہے۔ سردار نے کہا کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا۔ میرے عبا میں بغل کے نیچے سلی ہوئی ہے۔ سردار نے گدڑی کی سیون ادھڑوا دیا۔ دیکھا واقعی چالیس اشرفی موجود ہے۔ وہ آپ کی صاف گوئی پر دنگ ہو کر رہ گیا اس نے سوچا کہ اس لڑکے نے اپنا مال بتایا کیوں؟ جب کہ دوسرے

Scanned with CamScanner

لوگ اپنا مال ڈاکوؤں سے حتی الامکان چھپایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے بڑے تعجب کے ساتھ حضور غوث پاک سے پوچھا۔ میاں صاحبزادے تم نے اپنا یہ مال ہم سے چھپایا کیوں نہیں؟ ہم سے صاف صاف کیوں بتا دیا۔؟ سرکار غوث اعظم نے فرمایا کہ چلتے وقت میری والدہ صاحبہ نے سچ بولنے کا مجھ سے وعدہ لیا تھا۔ اس لئے میں سچ ہی بولا کیوں کہ میں اپنی والدہ کا عہد نہیں توڑ سکتا تھا۔ ڈاکوؤں کا سردار آپ کی حقانی گفتگو سن کر رو پڑا۔ کہنے لگا تم نے ایسی کٹھن گھڑی میں اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدہ کو نہیں توڑا۔ اور میرا حال یہ ہے کہ سالہا سال سے میں اپنے خدا کے عہد کو توڑ رہا ہوں۔

میاں صاحبزادے! ادھر آؤ میں تمہارے نورانی ہاتھوں پر توبہ کرنا چاہتا ہوں۔ پھر اس نے سرکار کے دستِ پاک پر سچے دل سے توبہ کی۔ اور اپنے ماتحت ڈاکوؤں سے کہا تم لوگ جاؤ اب تم سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔ ان ڈاکوؤں نے جواب دیا کہ ہم لوگ تمہارا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے۔ پہلے تو تم ڈاکہ مارنے میں ہمارے سردار تھے۔ اب توبہ کرنے میں ہمارے سردار ہو۔ ہم لوگ بھی اسی دم توبہ کرنے جا رہے ہیں۔ پھر سب ڈاکوؤں نے سرکار غوث اعظم کے مبارک ہاتھوں پر توبہ کی اور لوٹا ہوا سارا مال قافلہ والوں کو واپس کر دیا۔

پیارے بچو! ہمارے مذہب نے جھوٹ سے بچنے اور

سچ بولنے کی بڑی تاکید کی ہے۔ لیکن افسوس کہ دورِ حاضر میں اکثر لوگ جھوٹ میں فائدہ سمجھ کر بے دریغ جھوٹ بولتے رہتے ہیں مگر یاد رکھو جھوٹ بولنا خود ہی بہت بڑے نقصان کی بات ہے۔ جھوٹ بولنے سے اللہ تعالیٰ اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوتے ہیں۔ جھوٹ بولنے سے دل کالا اور روح گندی ہوتی ہے۔ جھوٹ کے بل پر انسان دوسرے گناہوں پر دلیر ہوتا ہے۔ اس لیے تم جھوٹ سے اس طرح نفرت کرنا جس طرح گھناؤنی چیز سے نفرت کرتے ہو۔

اور سچ کو ہمیشہ اپنے گلے کا ہار بنائے رکھنا کیوں کہ سچ سے اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہیں۔ اور سچ بولنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت اترتی ہے۔ دیکھو سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک سچ کتنی رحمتیں لایا۔ سالہا سال کے ڈاکوؤں کو توبہ کی نعمت ملی۔ اس علاقہ کے لوگوں کو ان کی لوٹ مار سے پناہ ملی۔

قافلہ والوں کا مال بغیر کوشش کے انھیں واپس ملا۔ اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اشرفیاں اپنی جگہ محفوظ رہ گئیں۔

مشق

حتی الامکان :۔ بھرسک۔ جہاں تک ہوسکے۔ شوق :۔ چاہ

Scanned with CamScanner

ماتحت :۔ کسی افسر کے نیچے والا آدمی۔ **دورِ حاضر** :۔ مرکب وصفی۔ موجودہ زمانہ۔ **عبا** :۔ عربی طرز کا اچکن، جبّہ۔ **بے دریغ** :۔ کثرت سے۔ بغیر افسوس کے

سوالات

(۱) سچ کی خوبی اور جھوٹ کی خرابی بیان کرو
(۲) سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچ بولنے سے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچا
(۳) کٹھن گھڑی، حقانی گفتگو، نورانی ہاتھ ان فقروں میں موصوف صفت کو الگ الگ کرو۔

سلطنت غزنوی

ہندوستان کے شمالی، مغربی گوشے پر افغانستان کا ملک ہے۔ اس ملک میں کابل اور غزنی یہ دو شہر بڑی شہرت رکھتے ہیں۔ جب سلطان ناصرالدین سبکتگین بادشاہ ہوا تو اس نے اپنی حکومت کا نام دولت غزنویہ رکھا اور شہر غزنی کو اپنا دارالسلطنت بنایا۔ تخت نشین ہونے

کے بعد اس نے کئی ایک علاقے فتح کر کے اپنی طاقت خوب بڑھائی۔

اس وقت پنجاب کا حکمراں جے پال تھا جس کا پایۂ تخت لاہور تھا۔ اور پچھم میں اس کا راج پشاور تک تھا۔

پشاور کے بعد سے غزنوی حکومت کا علاقہ شروع ہوتا تھا۔ راجہ جے پال سلطان سبکتگین کی بڑھتی ہوئی طاقت دیکھ کر بڑا فکرمند ہوا۔ اس نے سبکتگین کی طاقت کو توڑنے کے لیے ۳۴۷ھ مطابق ۹۸۴ء میں غزنی پر دھاوا بول دیا۔ سبکتگین نے ہندوستانی فوجوں کو شکست دے کر راجہ جے پال کو گرفتار کر لیا۔ راجہ نے معافی طلب کی اور خراج و اطاعت کا وعدہ کر کے رہائی حاصل کرلی۔ لیکن جب وہ لاہور پہنچا تو اپنے وعدہ سے پھر گیا اور غزنی پر پھر دوبارہ حملہ کی تیاری کرتے ہوئے اس نے ہندوستان کے کئی راجاؤں کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ اس طرح ایک لشکر عظیم جمع کر کے غزنی کی طرف پھر چل پڑا۔

جب سلطان سبکتگین کے لشکر نے میدانِ جنگ میں ہندوستانی فوجوں کو پسپا کر دیا تو راجہ جے پال میدان چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ اب کی مرتبہ سبکتگین نے پشاور فتح کر کے اسے اپنی سلطنت میں ملا لیا اور وہاں اپنی طرف سے انتظام کے لیے ایک گورنر مقرر کر دیا۔

جب سبکتگین کے انتقال کے بعد اس کے صاحبزادہ غازی سلطان محمود علیہ الرحمۃ ۳۸۸ھ مطابق ۹۹۸ء شہر غزنی میں تخت نشین ہوئے تو تیسری

بار راجہ جے پال پھر ایک لشکرِ عظیم اپنے ساتھ لے کر ۳۹۲ھ میں سلطنتِ غزنوی پر حملہ کرنے کے لیے پشاور پہنچ گیا۔ حضرت سلطان غازی بھی مقابلہ کے لیے اپنی فوج لے کر پشاور پہنچے۔ پشاور کے قریب دونوں فوجیں جان توڑ کر لڑیں لیکن ہندوستانی فوج شکست کھا گئی۔ جے پال گرفتار کر کے غزنی لایا گیا۔

غزنی پہنچ کر راجہ جے پال نے حضرت سلطان غازی سے معافی کی درخواست کی اور وعدہ کیا کہ میں تا زندگی وفادار رہوں گا اور برابر خراج بھیجوں گا۔ حضرت سلطان غازی نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ غزنی سے لاہور آگیا لیکن وہ کئی بار شکست کھا چکا تھا اس لئے صدمہ اور غم سے چور ہو کر اس نے خودکشی کر لی۔

جے پال کے بعد اس کا بیٹا آنند پال پنجاب کا حکمراں مقرر ہوا۔ آنند پال بظاہر غزنی حکومت کا وفادار رہا اور باقاعدہ خراج بھی ادا کرتا رہا لیکن درپردہ حضرت سلطان غازی کا سخت دشمن تھا۔ چنانچہ اپنے باپ کی طرح اس نے بھی ہندوستان کے متعدد راجاؤں سے مدد طلب کی ایک لمبا چوڑا لشکر تیار کر کے حضرت سلطان غازی کے خلاف پشاور تک چڑھ دوڑا۔ سلطان کے لشکر نے ۴۰۲ھ میں پشاور کے قریب ہندو راجگان کی فوجوں کو شکست دے دیا۔

آنند پال میدانِ جنگ سے اپنی جان بچا کر نگر کوٹ بھاگ آیا۔

بعد میں معافی کی درخواست بھیجی۔ حضرت سلطان نے اسے معاف کر دیا ۴۰۵ھ ہجری میں تھانیسر، قنوج اور مہابن کے راجگان کے متعلق یہ خبر ملی کہ آپس میں متفق ہو کر حضرت سلطان غازی کے خلاف حملہ کی تیاری کر رہے ہیں تو آپ ایک لشکر لے کر تھانیسر کی طرف چل پڑے۔ تھانیسر کا راجہ مقابلہ کی ہمت نہ پا کر میدان سے بھاگ گیا۔ پھر آپ غزنی واپس آ گئے ۴۰۶ھ سنہ میں آپ کو اطلاع ملی کہ راجہ آنند پال کا بیٹا بغاوت پر آمادہ ہے آپ فوراً پنجاب پہنچے تو وہ کشمیر بھاگ گیا۔ جب آپ غزنی واپس ہوئے تو وہ دوبارہ پنجاب پر قابض ہو گیا اور آپ کی خدمت میں خراج کی رقم اور معافی نامہ بھیج کر اطاعت کا اقرار کیا لیکن تقریباً چار سال کے بعد پھر بغاوت کر بیٹھا۔

ہندو راجاؤں کے بار بار حملے اور بد عہدی کو دیکھ کر حضرت سلطان غازی نے ۴۱۰ھ سنہ میں کالنجر کو اور ۴۱۲ھ سنہ میں پنجاب کو فتح کر کے غزنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ کشمیر، قنوج، گوالیار وغیرہ کے راجاؤں نے اطاعت قبول کر کے اپنے راج کو بچا لیا۔ پھر جب گجرات کے راجگان نے سر ابھارا تو حضرت سلطان غازی ۴۱۵ھ سنہ میں سیدھے گجرات پہنچے اور وہاں کا علاقہ بھی فتح کر لیا۔ اکثر راجاؤں نے اپنی بہتری سمجھ کر آپ کی اطاعت قبول کر لی۔ ۴۲۱ھ سنہ میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ غزنوی سلطنت تقریباً دو سو برس تک آپ کی نسل میں باقی رہی۔

Scanned with CamScanner

مشق

دھاوا بولنا:۔ چڑھائی کرنا۔ شکست :۔ ہار۔ خراج :۔ باج وہ رقم جو ماتحت حکومت کسی بڑی حکومت کو ادا کرے۔ پسپا کردیا :۔ ہرادیا۔ متعدد :۔ کئی بار، کئی ایک۔ متفق :۔ ایکتا۔ ایک رائے۔ راجگان :۔ راجاؤں تازندگی :۔ جینے تک، عمر بھر۔ خودکشی :۔ اپنے آپ کو مار ڈالنا ــــ حکمراں :۔ حکم چلانے والا۔ راج کرنے والا۔ بغاوت :۔ کسی حکومت کے خلاف لڑائی۔ اطاعت :۔ فرماں برداری۔

سُوالات

(۱) جے پال نے کتنے مرتبہ غزنوی حکومت پر حملے کئے

(۲) سلطان غازی نے پنجاب وغیرہ کو اپنی سلطنت میں کب شامل کیا ؟

(۳) سلطان سبکتگین مرحوم کی قائم کردہ حکومت کا نام کیا ہے ؟

Scanned with CamScanner

شاہانِ ہند

حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے انتقال کے بعد آپ کے جانشین آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے رہے جس کے باعث غزنوی سلطنت روز بروز بے جان ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ جب اس میں کوئی دم خم نہیں رہ گیا تو ہندو راجاؤں نے ہندوستان کے بہت سے ایسے علاقوں پر قبضہ کر لیا جنہیں حضرت سلطان محمود نے فتح کر کے اسلامی سلطنت قرار دیا تھا۔ جب خاندان غوری کا بادشاہ سلطان شہاب الدین محمد غوری غزنی میں تخت نشیں ہوا تو اسے ہندوستان کے اسلامی علاقوں کو واپس لینے کی فکر ہوئی۔ چنانچہ بھٹنڈہ پر قبضہ کرنے کے بعد اس نے اجمیر اور دہلی کا رُخ کیا۔

تھانیسر کے میدان میں پرتھوی راج سے اس کا مقابلہ ہوا۔ پرتھوی راج شکست کھا کر گرفتار ہوا پھر قتل کیا گیا اور سلطان محمد غوری کا دہلی اور اجمیر پر ۵۸۸ھ مطابق ۱۱۹۲ء میں قبضہ ہو گیا۔

لاہور، ملتان، کراچی پر وہ پہلے ہی سے قابض تھا، دہلی کی

فتح کے بعد اس نے ہندوستان کے سارے اختیارات اپنے ترکی غلام جنرل قطب الدین کو سپرد کر دیئے اور اسے اپنا جانشین مقرر کر کے غزنی واپس چلا گیا۔

محمد غوری کے انتقال کے بعد با اثر مسلمانوں نے قطب الدین ایبک[1] کو ۶۰۳ھ مطابق ۱۲۰۶ء میں ہندوستان کا بادشاہ منتخب کیا۔ اب ہندوستان میں ایک مستقل اسلامی سلطنت قائم ہو گئی جس کا پہلا بادشاہ ایک ترکی غلام سلطان قطب الدین ایبک قرار پایا۔

قطب الدین نے لاہور کو دارالسلطنت بنایا اور بہار، بنگال تک اپنی سلطنت کو وسیع کیا۔ چار سال تک حکومت کرنے کے بعد ۶۰۷ھ میں اسکا انتقال ہو گیا۔ قطب الدین ایبک کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا آرام شاہ تخت نشین ہوا۔ اس کی حکومت سال بھر سے کم رہی پھر ۶۰۸ھ مطابق ۱۲۱۱ء میں حضرت سلطان شمس الدین التمش[2] دہلی میں تخت نشین ہوئے۔ یہ سلطان قطب الدین کے داماد تھے۔ انہوں نے لاہور کے بجائے دہلی کو راجدھانی قرار دیا۔ اور بہار و بنگال کو دوبارہ فتح کیا۔ اڑیسہ پر قبضہ کر کے اسے دہلی حکومت کا ایک صوبہ قرار دیا۔

ہندوستان کی یہ مسلم حکومت تقریباً ساڑھے چھ سو سال تک قائم

---

[1] الف کے نیچے زیر اور بے پر زبر۔ [2] الف پر زبر، لام ساکن، تے پر زبر، میم کے نیچے زیر

رہی۔ اسی درمیان میں مختلف خاندانوں کے بادشاہ تخت نشین ہوتے رہے جن میں بعض مشہور بادشاہ یہ ہیں۔ سلطان ناصرالدین محمود، سلطان غیاث الدین بلبن، سلطان جلال الدین خلجی، سلطان علاء الدین خلجی سلطان فیروز شاہ تغلق، شیر شاہ سوری، ظہیر الدین محمد بابر، نورالدین جہانگیر، شہاب الدین شاہجہاں، محمد محی الدین غازی اورنگ زیب عالمگیر، بہادر شاہ ظفر آخری بادشاہ۔

پیارے بچو! ہندوستان میں مسلمانوں کے آنے سے پہلے یہاں کوئی مرکزی حکومت نہیں تھی۔ پورا ملک چھوٹے چھوٹے رجواڑوں میں بکھرا ہوا تھا۔ ہر رجواڑے کا الگ الگ راجہ ہوا کرتا تھا۔ اس طرح پورے ملک میں بے شمار راجگان کی خودمختار حکومتیں قائم تھیں۔ جن پر کسی بڑی حکومت کا کنٹرول نہیں تھا۔

اب تم خود ہی سوچو جس گھر میں سب ہی ٹھاکر ہوں، ایک کا دوسرے پر دباؤ نہ ہو اس کا انتظام کیوں کر درست رہ سکتا ہے چنانچہ کچھ ایسا ہی حال اس زمانے میں ہندوستان کا تھا۔ پورا ملک فلاح وبہبود کے انتظام سے خالی تھا۔ رعایا کی خوشحالی کا کوئی سرکاری بندوبست نہیں تھا۔ راجہ، دیوتا، کا درجہ رکھتا تھا۔ اور پرجا کی حیثیت پجاری کی طرح تھی۔

پھر جب مسلمان ہندوستان آئے تو انہوں نے شہر دہلی کو مرکزی

پایۂ تخت قرار دے کر پورے ملک کو ایک کیا۔ رعایا کے لیے تعلیم کا دروازہ کھولا۔

مظلوموں کی فریاد سننے کے لیے ہر جگہ کچہریاں قائم کیں۔ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کے لیے انصاف کرنا بالکل آسان کر دیا۔ ملک کی تجارت کو ترقی دیا۔ بیکار زمینوں کو قابل کاشت بنایا۔ نئے نئے شہر آباد کیے۔ دریاؤں پر پل بندھوائے۔ جگہ جگہ سڑکیں بنوا کر ایک شہر کو دوسرے شہر سے ملا دیا۔ سڑکوں کے دونوں جانب درخت لگوائے تاکہ راہ گیر دھوپ نہ کھائیں۔ پیڑ کی چھاؤں میں آرام سے سفر کریں۔ آج ہندوستان کی جو سب سے بڑی لمبی سڑک گرانڈ ٹرنگ روڈ کے نام سے مشہور ہے۔ وہ شیر شاہ سوری کی بنوائی ہوئی ہے۔ یہ سڑک بنگال کے شہر مرشد آباد سے نکلی ہے اور بھاگلپور، سہسرام، بنارس، الہ آباد، کانپور، دہلی، لاہور ہوتی ہوئی پشاور تک چلی گئی ہے۔

الغرض مسلمانوں نے ہندوستان کے سدھارنے اور سنوار میں پوری توجہ سے کام لیا۔ سلطنت کا خزانہ صرف کر کے ملکی انتظام کو ٹھوس بنایا۔ ان کے دور حکومت میں ہندوستان کی خوشحالی سن کر یورپ والے اس ملک کو سونے کی چڑیا کہتے تھے۔

Scanned with CamScanner

مشق

(۱) فِعلِ امر:۔ وہ فعل ہے جسے سن کر کسی کام کی طلب سمجھی جائے جیسے آ تو، پڑھ تو تم لکھنا، جاؤ، لاؤ

(۲) فعلِ نھی:۔ وہ فعل ہے جسے سُن کر کسی کام کی روک سمجھی جائے جیسے مت پڑھ۔ نہ دو۔ تم مت جانا۔

(۳) ماضی، حال، مستقبل، امر، نھی، یہ سب فعل مصدر سے بنتے ہیں جیسے لانا مصدر ہے اس سے فعل ماضی "لایا" بنے گا۔ یوں ہی لاتا ہے، لائے گا، لا تو۔ مت لا تو۔ بھی "لانا" سے بنے گا۔

(۴) مرکزی حکومت:۔ کسی ملک کی بڑی حکومت میں جس کے دباؤ میں چھوٹی حکومتیں ہوں۔

(۵) جنرل:۔ فوج کا بڑا افسر۔ ٹھاکر:۔ زمیندار۔ راجپوت۔ کنٹرول:۔ قابو۔ عمل دخل۔ فلاح:۔ کامیابی، بھلائی۔ بہبود:۔ بہتری، اچھائی۔ پرجا:۔ رعایا۔

سوالات

(۱) محمد غوری نے کس سنہ میں دہلی فتح کیا؟

(۲) مسلم بادشاہوں نے ہندوستان میں آکر کیا انتظام کیا؟

(۳) بتاؤ، بتایا، بتائے گا کا مصدر کیا ہے؟

(۴) آؤ۔ یہ کون سا فعل ہے اور اس کا مصدر کیا ہے؟

Scanned with CamScanner

حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابیوں میں سب سے بلند مرتبہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ اسی لیے سرکار کے وصال پر مہاجرین و انصار نے ربیع الاول سنہ ۱۱ھ میں آپ کو سرکار کو خلیفہ منتخب کیا۔ اور سب نے آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ مردوں میں سب سے پہلے آپ ہمارے سرکار پر ایمان لائے۔ اسلام کی اشاعت میں آپ نے خوب بڑھ چڑھ کے حصّہ لیا۔ زندگی بھر سرکار کے مقدس قدموں سے لپٹے رہے۔ انتقال کے بعد سرکار کی قبر انور کے پہلو میں دفن ہوئے۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کا رشتۂ غلامی کتنا گہرا تھا۔ اس کا اندازہ کرنے کے لیے ذیل کا واقعہ سنو۔

ایک[1] مرتبہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی مبارک انگوٹھی دی اور فرمایا کہ اس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کندہ کرا کر لاؤ۔ آپ انگوٹھی لے کر نقاش کے پاس پہنچے۔ اس سے فرمایا کہ تم اِس انگوٹھی میں

---

[1] تفسیر کبیر جلد اوّل ص۱۰۹

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ عله رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھ دو۔ اس نے انگوٹھی میں یہ پورا کلمہ لکھ دیا۔ پھر آپ نے وہ انگوٹھی سرکار کی خدمت میں پیش کر دی۔ سرکار نے ملاحظہ فرمایا تو اس میں یوں لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْق۔ سرکار نے فرمایا۔ اے ابوبکر! میں نے تو صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھوانے کو کہا تھا۔ تم نے یہ زائد الفاظ کیوں لکھوا دیئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! مجھے گوارہ نہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے حضور کا نام جدا کروں۔ اس لیے میں نے نقاش سے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ بھی لکھوا دیا ہے۔

رہا میرا نام، تو حضور اسے میں نے نہیں لکھوایا ہے۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السّلام بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! انگوٹھی میں ابوبکر کا نام میں نے لکھا ہے۔ بات یہ ہے کہ جب صدیق اکبر نے اللہ تعالیٰ کے نام سے پیارے رسول کا نام الگ کرنا گوارہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے نام سے ابوبکر کا نام جدا کرنا پسند نہ فرمایا۔ اس لئے اللہ پاک کی مرضی سے میں نے ان کا نام بھی انگوٹھی میں کندہ کر دیا۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا

عله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عه سیرۃ الصالحین صـ۹۲ بحوالہ سچی حکایات حصہ اول صـ۲۸۳ مصنفہ۔ مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب ایڈیٹر ماہ طیبہ پاکستان

Scanned with CamScanner

زمانہ قریب ہوا۔ تو آپ نے سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلوا کر وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ تیار کر کے جس حجرۂ اقدس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار انور ہے اس کے دروازہ کے سامنے رکھ دیجئے گا اور یوں عرض کیجئے گا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

یہ ابوبکر حضور کے دروازے پر حاضر ہے

پھر جیسا ادھر سے حکم ہو ویسا کیجئے گا۔ چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے جنازہ کو حجرہ کے سامنے رکھ کر یوں عرض کیا گیا۔

یارسول اللہ! حضور کے یار غار یہ ابوبکر
حضور کے دروازہ پر حاضر ہیں۔ حضور کے
حجرۂ مبارک میں دفن ہونے کی ان کو تمنا ہے
اگر اجازت ہو تو ان کو حجرۂ مقدس میں دفن
کیا جائے۔

اس درخواست پر حجرۂ اقدس کا دروازہ جو پہلے بند تھا خود بخود کھل گیا اور آواز آئی

"اُدْخُلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مُشْتَاقٌ"

یعنی دوست کو دوست سے ملا دو کیوں کہ دوست کو اپنے دوست سے ملنے کا شوق ہے۔

جب حجرۂ شریف سے دفن کرنے کی اجازت مل گئی تو صحابہ آپ کا مبارک جنازہ اندر لے گئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب آپ کو دفن کیا گیا۔ ایک[1] مرتبہ چاندنی رات میں سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں آرام فرما رہے تھے۔ حضرت صدیقہ نے آسمان پر تاروں کو دیکھ کر سرکار سے عرض کیا یارسول اللہ! کیا کسی شخص کی اتنی نیکیاں ہوں گی جتنی آسمان کے تاروں کی گنتی ہے۔ سرکار نے فرمایا ہاں وہ عمر[2] ہیں جن کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہے۔

یہ سن کر حضرت عائشہ نے پوچھا۔ یارسول اللہ! پھر میرے والد حضرت ابوبکر کی نیکیاں کہاں ہیں؟ سرکار نے جواب دیا۔ عمر کی تمام نیکیوں کا مجموعہ ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہے۔

پیارے بچو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابی عزت وعظمت والے ہیں اور انبیائے کرام کے بعد ساری مخلوق میں ان کا مرتبہ سب سے اونچا ہے۔ ان میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل ہیں۔ آپ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفۂ اوّل ہیں آپ کی محبت اور تعظیم ہم پر فرض ہے۔ جو شخص آپ کی شان میں بے ادبی کرے یا آپ کی خلافت کو حق نہ مانے وہ گمراہ بددین ہے اس سے نفرت کرنا اور الگ رہنا ہم پر واجب ہے

[1] مشکوٰۃ شریف ص۵۵۲ [2] جن کا لقب فاروق اعظم ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲

مشق

(۱) پرَستْ :۔ فارسی زبان کا لفظ ہے جو ہمیشہ کسی دوسرے لفظ کے بغل میں جوڑ کر بولا جاتا ہے مثلاً خدا پرست، حق پرست، بت پرست، وطن پرست، قوم پرست باطل پرست، دنیا پرست۔

اردو میں پرست کا معنیٰ ہے پجاری، پوجنے والا، کسی کو بہت ماننے والا۔

(۲) اشاعَت :۔ پھیلانا۔ انور :۔ روشن۔ کندہ :۔ کھدا ہوا۔ ذیل :۔ نیچے (اصلی معنی دامن) تمنا :۔ آرزو۔ نقّاش :۔ بیل بوٹے بنانے والا، چاندی یا تانبہ پر کھود کر حروف بنانے والا۔

(۳) بارگاہِ نبوی :۔ نبی کا دربار۔ نبوی، نبی کا اسم منسوب ہے۔

امیرالمؤمنین :۔ خلفاء کا سرکاری نام (مرکب اضافی) مسلمانوں کا حاکم

صِدّیقہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پیارا لقب جس کا معنیٰ بہت زیادہ سچی۔

سوالات

(۱) حضرت صِدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں دفن ہوئے ؟

(۲) انگوٹھی کا واقِعہ اپنے الفاظ میں بیان کرو

(۳) وصیّت، جُنازہ، صِدّیقہ، تعظیم کی ہجّے کرو

(۴) انگوٹھی میں ابوبکر کا نام میں نے لکھا ہے۔ اس عبارت میں اسم، فعل حرف چھانٹ کر بتاؤ۔

Scanned with CamScanner

ایک مسلمان جن کی وفاداری

شہرِ مکہ شریف میں ولید کافر کے پاس سونے کا ایک بت تھا۔[1] جس کو وہ اپنا دیوتا مانتا تھا۔ اس کی پوجا کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس بت میں حرکت پیدا ہوگئی اور وہ بولنے لگا۔ ولید اس کی طرف متوجہ ہوا بت کہہ رہا تھا۔ " اے لوگو! محمد[2] اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ ان کی بات ہرگز نہ ماننا۔ ولید بہت خوش ہوا۔ گھر سے نکل کر اپنے دوستوں سے ملا اور کہا مبارک ہو آج دیوتا بولا ہے۔ اور صاف صاف اس نے کہا ہے کہ محمد[3] اللہ کے رسول نہیں۔ یہ سن کر بہت سے لوگ ولید کے گھر آئے تو ان لوگوں نے بھی بت کو دیکھا کہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف وہی بولی بول رہا ہے۔ سب کافر اس نئے واقعہ سے بہت خوش ہوئے۔

ولید نے اعلان کرایا دوسرے دن بہت بڑا مجمع ہوا۔ کافروں نے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر بھیجی کہ آپ آکر ہمارے دیوتا کا بیان سن لیں۔ چنانچہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ جب

---

[1] جامع المعجزات ص ۹ بحوالہ سچی حکایات حصہ اول [2] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [3] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سرکار پہنچے تو بت اس طرح بولنے لگا۔

اے مکہ والو! خوب جان لو کہ پیارے
مصطفےٰ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے
سچے رسول ہیں۔ ان کا یہ قول سچا ہے اور ان کا
دین برحق ہے۔ تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں۔
اگر تم اس سچے رسول پر ایمان نہیں لاؤگے تو جہنم
میں جاؤگے لہٰذا عقل سے کام لو اور اس سچے
رسول کے غلام بن جاؤ۔ بت کا یہ بیان سن کر
ولید جھنجھلا اٹھا اور اپنے دیوتا کو اٹھا کر زمین پر
دے مارا اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب واپس تشریف لانے لگے تو راستہ میں ایک سبز پوش گھوڑے پر سوار حضور کے سامنے آیا اس کے ہاتھ میں تلوار تھی جس سے خون ٹپک رہا تھا۔ حضور نے فرمایا تم کون ہو۔؟ وہ بولا۔ حضور! میں جنات کی قوم میں سے ایک جن ہوں۔ اور میں سرکار کا غلام اور مسلمان ہوں۔ طور پہاڑ پر رہتا ہوں۔ میرا نام ”مُہیْن بن عبہر“ ہے۔ میں کچھ دنوں کے لیے گھر سے باہر گیا ہوا تھا۔ آج جب میں اپنے گھر واپس آیا تو دیکھا گھر والے رو رہے تھے۔ میں نے پوچھا تم سب کیوں رو رہے ہو۔ انھوں نے بتایا کہ ایک کافر جن جس کا نام مسفر ہے وہ کل مکہ گیا

تھا وہاں اس نے ولید کے بت میں گھس کر پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف بکواس کی ہے۔ اور آج پھر گیا ہے تاکہ بت میں گھس کر پھر حضور کے خلاف بکواس کرے۔ گھر والوں سے یہ بات معلوم کر کے مجھے اس کافر جن پر سخت غصہ آیا۔ میں تلوار لے کر اس کے پیچھے دوڑا اور اسے راستے ہی میں قتل کر دیا۔ پھر آگے بڑھ کر میں ولید کے بت کے اندر گھس گیا۔ یا رسول اللہ! آج بت سے جو آواز نکلی ہے وہ میری ہی آواز تھی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ قصہ سن کر خوشی کا اظہار فرمایا اور اپنے اس غلام جنّ کے لیے دعا فرمائی

مشق

(۱) **پوش**:۔ فارسی لفظ ہے اردو میں اس کا معنیٰ ہے پہننے والا، چھپانیوالا

(۲) **سبزپوش**:۔ ہرا کپڑا پہننے والا۔ **رُوپوش**:۔ منہ چھپانے والا۔

(۳) جنّ، خدا کی ایک مخلوق ہے اس میں مسلمان کافر، اچھے، برے دونوں ہوتے ہیں۔

سوالات

(۱) پہلے دن ولید کے بت سے کون بول رہا تھا اور اس کا انجام کیا ہوا؟

(۲) حضرت مہین بن عبہر کہاں کے باشندے تھے انھوں نے مُسفر کو کیوں قتل کیا؟

(۳) دوڑا کون سا فعل ہے؟ اور متعدی ہے یا لازم؟

منقبت

در شان سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از حضرت مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم

گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لیے آؤ یا غوث اعظم

بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوث اعظم بچا غوث اعظم

پھنسا ہے تباہی میں بیڑا ہمارا
سہارا لگادو ذرا غوث اعظم

مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم

وہاں سر جھکاتے ہیں سب اونچے اونچے
جہاں ہے ترا نقش پا غوث اعظم

بچالے غلاموں کو مجبوریوں سے
کہ تو عبد قادر ہے یا غوث اعظم

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یا غوث اعظم

ادھر میں پیا موری ڈولت ہے نیا
کہوں کا سے اپنی بتھا غوث اعظم

کہے کس سے جا کر حسن اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوث اعظم

مشق

(۱) جو نظم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں لکھی جائے اسے نعت کہتے ہیں اور جو نظم صحابہ یا اولیا، کی تعریف میں ہو اسے منقبت کہتے ہیں

(۲) سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدس نام عَبْدُ القادِر ہے۔ آپ کو بڑے پیر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

(۳) غوث اعظم :۔ کا معنیٰ بہت بڑا فریاد رس

(۴) اسیر :۔ عربی لفظ ہے اس کا معنیٰ ہے قیدی۔ اسیر کی جمع اسیروں ہے مشکل کشا :۔ مصیبت دور کرنے والا۔ حاجت :۔ ضرورت۔ روا :۔ پوری کرنیوالا۔ سَفینہ :۔ کشتی۔ (ناؤ) پا :۔ پیر، قدم۔ نقشِ پا :۔ (مرکب اضافی) قدم کا نشان، پیر کی چھاپ اُدھر :۔ بیچ۔ پیا :۔ آقا۔ بتھا :۔ مصیبت بیڑا :۔ ناؤ، سمندری جہاز۔ کاسے :۔ کس سے۔ تاج والے۔ بادشاہ۔ یہاں اولیا، اللہ مراد ہیں۔ بَندہ :۔ غلام، ماننے والا۔ اور جب خدا کی طرف اضافت ہو تو عبادت کرنے والا۔

سوالات

(۱) تیسرے شعر کا مطلب بیان کرو۔ ؟

(۲) " موری ڈولت ہے نیاّ " میں مضاف الیہ اور مضاف تلاش کرو ؟

(۳) بچا۔ کون سا فعل ہے اور اس کا مصدر کیا ہے ؟

Scanned with CamScanner

علم کی برکت

تمام شیطانوں کا سردار اور حاکم ابلیس ہے۔ ابلیس انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔ وہ اور اس کے چیلے انسان کو گمراہ کرنے کے لیے ہر دم کمربستہ رہتے ہیں۔ روزانہ عصر کے بعد شام کے وقت ابلیس کا تخت بچھتا ہے۔ اس کے اِرد گرد تمام شیاطین جمع ہو کر اپنا اپنا کام ابلیسؔ کے دربار میں پیش کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ[عه] شیاطین اپنی اپنی کارستانی سنانے کے لیے جمع تھے۔ ان میں سے ایک شیطان بولا کہ میں نے اتنے لوگوں کو شراب پلوائی۔ دوسرا کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ میں نے اتنے لتنے لوگوں کو بہکایا۔ اور ان سے حرام فِعل کرایا۔ اسی طرح اور شیاطین بھی اپنی اپنی شرارتیں سناتے رہے۔ ابلیس نے سب کی باتیں سنیں اور خاموش رَہا۔ کسی کو کوئی شاباشی نہیں دی۔ پھر آخر میں ایک شیطان بولا کہ آج میں نے فلاں طالب علم کو بہکا کر پڑھنے سے روک دیا ہے۔

اتنا سنتے ہی ابلیس مارے خوشی کے تخت پر سے اچھل کر

عه ملفوظات اعلیحضرت

نیچے آگیا اور اس کو گلے سے لگا لیا۔ اور بولا اَنْتَ اَنْتَ یعنی قابلِ تعریف کام تو نے کیا، تو نے کیا۔

دوسرے شیطان یہ دیکھ کر جل بھن اٹھے کہ ہم لوگوں نے اتنے بڑے بڑے کام کئے لیکن ہماری کچھ تعریف نہیں اور اس نے ایک لڑکے کو پڑھنے سے باز رکھا تو اس معمولی کام پر یہ شاباشی کے قابل ہو گیا؟

ابلیس نے کہا تمہیں یہ بات نہیں معلوم کی؟ تم لوگوں کا سارا کام اسی شیطان کی بدولت انجام پا رہا ہے۔ اگر یہ انسان کو علم سے باز نہ رکھتا تو تم لوگ انسان کو بہکا نہ پاتے۔ اچھا وہ جگہ بتاؤ جہاں سب سے بڑا عابد رہتا ہے مگر صاحبِ علم نہیں۔ اور وہاں ایک عالم بھی رہتا ہو۔ شیطانوں نے ایک مقام کا نام لیا۔ ابلیس صبح سویرے آفتاب نکلنے سے پہلے اپنے ساتھ شیاطین کو لئے ہوئے اس مقام پر پہنچا اور ایک انسان کی شکل بن کر راستہ پر کھڑا ہو گیا۔ عابد صاحب تہجد کی نماز کے بعد فجر پڑھنے کے لیے مسجد کی طرف جا رہے تھے۔ راستہ میں ابلیس کھڑا ہی تھا دیکھ کر بولا۔

السَّلامُ علیکم

عابد:۔ وعلیکمُ السَّلام

ابلیس:۔ حضرت مجھے ایک شرعی مسئلہ پوچھنا ہے۔

Scanned with CamScanner

عَابد:۔ جلد پوچھو مجھے نماز کو جانا ہے

ابلیس:۔ اپنی جیب سے ایک چھوٹی شیشی نکالتا ہے اور دکھا کر پوچھتا ہے۔ حضرت! کیا اللہ تعالیٰ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ اس شیشی میں زمین و آسمان کو داخل کر دے۔

عَابد:۔ کچھ دیر خاموش ہوکر سوچتا رہا پھر بولا۔ کہاں زمین و آسمان اور کہاں یہ چھوٹی سی شیشی ؟ بھلا یہ کیسے ممکن ہے ؟

ابلیس:۔ بس حضرت مجھے اتنا ہی پوچھنا تھا۔ اب آپ تشریف لے جائیں۔ شیاطین کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔ ابلیس نے ان سے کہا۔ تم لوگوں نے دیکھا؟ میں نے اس کی ساری عبادت ملیا میٹ کر دی۔ یہ عابد اپنی بے علمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت ہی کا انکار کر بیٹھا۔ خدا کی قدرت پر اس کا ایمان ہی نہیں اب اس کی عبادت کس کام کی۔ پھر ابلیس آگے بڑھا، تھوڑی دیر میں سورج نکلنے ہی والا تھا کہ عالم صاحب جلدی کرتے ہوئے نماز کے لیے گھر سے باہر تشریف لائے۔

ابلیس سامنے پہنچا اور بولا

السَّلامُ علیکم

عَالم:۔ وَعلیکمُ السَّلام

ابلیس:۔ حضور! مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔

عالم :- جلدی پوچھو۔ نماز کا وقت کم رہ گیا ہے
ابلیس :- حضور! کیا اللہ تعالیٰ اس امر پر قادر ہے کہ آسمان و زمین کو اس چھوٹی سی شیشی کے اندر کر دے؟
عالم :- ملعون! تو ابلیس معلوم ہوتا ہے۔ ارے مردود یہ شیشی تو بہت بڑی ہے۔ اللہ رب العزت ایسا قادر ہے کہ اگر چاہے تو کروڑوں آسمان و زمین ایک سوئی کے ناکے کے اندر داخل کر دے۔ قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ عالم صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد ابلیس نے اپنے شیطان چیلوں سے کہا دیکھا تم لوگوں نے؟ یہ علم ہی کی برکت ہے کہ یہ عالِم میرے ہتھکنڈے سے صاف بچ کر نکل گیا۔

پیارے بچو! جس علم کے ذریعہ انسان کو اسلامی عقیدوں اور حلال و حرام کی باتوں سے آگاہی حاصل ہوتی ہے اسے علمِ دین کہتے ہیں۔ علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیوں کہ صرف اسی علم کے ذریعہ ابلیس کے داؤں پیچ سے بچا جا سکتا ہے۔ باقی رہے دوسرے علوم مثلاً علم زراعت، علم تجارت، علم وکالت، علم ڈاکٹری وغیرہ تو وہ صرف روٹی کمانے کے لیے ہیں ان سے شیطان کے فریب کی کاٹ نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا تم دینی تعلیم ضرور حاصل کرنا۔ مولیٰ تعالیٰ

تمہیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مشق

(۱) شیاطین:۔ شیطان کی جمع ہے۔ علم کی جمع علوم۔

(۲) شاباش:۔ خوش رہو۔ یہ لفظ بڑا آدمی اپنے سے چھوٹے کو للکارنے کے لیے بولتا ہے۔

(۳) کسی کو شاباشی نہیں دی یعنی کسی کو شاباش نہیں کہا۔

(۴) عَابِد:۔ جو شخص زیادہ عبادتِ الٰہی ادا کرتا ہے۔ تہجد کی نماز:۔ وہ نفل نماز ہے جو رات میں سو کر اٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ حرام فعل:۔ ناجائز کام۔

(۵) قادِر:۔ قدرت رکھنے والا۔ زراعَت:۔ کھیتی۔ وکالت:۔ دوسرے کی طرف سے مقدمہ لڑنے کا پیشہ۔ ھتھکنڈا:۔ داؤں۔ کارستانی:۔ فریب کی بات۔ شرعی مسئلہ:۔ شریعت کی بات۔ ممکن:۔ ہو سکنے والی بات۔ امر:۔ چیز، بات۔

سوالات

(۱) ابلیس کا تخت روزانہ کہاں اور کب بچھتا ہے؟

(۲) عالم نے ابلیس کو کیا جواب دیا؟

(۳) علم دین کا حاصل کرنا کیا ہے؟

نکھرا فیصلہ

دو آدمی سفر کر رہے تھے۔ ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں۔ اور دوسرے کے پاس تین۔ جب بھوک لگی تو دونوں راستہ میں ایک جگہ ٹھہر گئے۔ پھر انہوں نے اپنی اپنی روٹیاں نکال کر اکٹھا کر دیں اور مل کر کھانے کے لیے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک تیسرا آدمی آپہونچا۔ دونوں نے اس سے کہا آؤ بھی کھانا حاضر ہے۔ وہ شخص بھی آکر کھانے میں شریک ہوگیا۔ پھر تینوں نے مل کر وہ روٹیاں کھائیں۔ کھانے سے فارغ ہوکر تیسرے شخص نے آٹھ روپئے ان دونوں کو دیئے اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ تم دونوں آپس میں بانٹ لینا۔

پانچ روٹی والے نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میری پانچ روٹیاں تھیں اور تمہاری تین۔ اس لیے پانچ روپئے میں لے رہا ہوں اور تین روپئے تم لے لو۔ اس بات کو سن کر تین روٹی والا بولا۔ تین پانچ کی بات مت کرو۔ ہم دونوں نے مل کر روٹی کھائی ہے۔ اس لیے دونوں کا حصہ برابر رہے گا۔

Scanned with CamScanner

لہٰذا چار روپے تم لو اور چار روپے میں لوں۔ اس پر دونوں میں جھگڑا بڑھ گیا۔ پھر دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت امیر المؤمنین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی عدالت میں پہونچے۔ آپ نے سارا واقعہ سُن کر تین روٹی والے سے فرمایا تمہیں تین روپئے مل رہے ہیں تم خوشی سے تین روپے لے لو۔ تمہارا فائدہ اسی میں ہے۔ اور اگر حساب کرکے لوگے تو تمہارا حصّہ صرف ایک روپیہ ہوتا ہے۔ اس نے کہا سُبحان اللہ! روٹی میری تین اور میرا حصّہ صرف ایک روپیہ؟

بھلا یہ بھی سمجھ میں آنے والی بات ہے؟ اگر حضور حساب کرکے سمجھا دیں تو پھر میں بخوشی ایک ہی لے لوں گا۔ آپ نے فرمایا اچھا سنو۔ روٹیاں کل آٹھ تھیں۔ تین تمہاری اور پانچ تمہارے ساتھی کی اور چوں کہ کھانے والے تم تین تھے۔ اس لیے ہر ایک روٹی کے تین تین ٹکڑے کرو۔ اس طرح آٹھ روٹیوں کے چوبیس ٹکڑے بنتے ہیں۔ اب اُن چوبیس ٹکڑوں کو تین کھانے والوں پر تقسیم کرلو۔ تو ایک ایک شخص کے حصّہ میں آٹھ آٹھ ٹکڑے آئیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ تینوں نے آٹھ آٹھ ٹکڑے کھائے یعنی آٹھ ٹکڑے تم نے کھائے، آٹھ تمہارے ساتھی نے اور

آٹھ تمہارے مہمان نے۔

اب سنو! تمہاری کل تین روٹیاں تھیں۔ اب تین روٹیوں کے تین تین ٹکڑے کریں۔ تو نو ٹکڑے بنتے ہیں اور تمہارے ساتھی کی پانچ روٹیاں تھیں ان پانچ روٹیوں کے تین تین ٹکڑے کریں تو پندرہ ٹکڑے بنتے ہیں تو تم نے اپنے نو ٹکڑوں میں آٹھ خود کھائے تمہارا صرف ایک ٹکڑا بچا جو مہمان نے کھایا۔ لہٰذا تمہارا ایک روپیہ ہوا اور تمہارے ساتھی نے اپنے پندرہ ٹکڑوں میں آٹھ خود کھائے اور اس کے سات ٹکڑے بچے جو مہمان نے کھائے۔

لہٰذا تمہارے ساتھی کے سات روپئے ہوئے۔ آپ کا یہ نکھرا، صاف ستھرا فیصلہ سُن کر وہ دم بخود رہ گیا اور اپنے حصّہ کا صرف ایک روپیہ لے کر چلا گیا۔

مشق

تقسیم:۔ بانٹ۔ عَدَالت:۔ شرع کے مطابق فیصلہ کرنے والے حاکم کی کچہری۔

مقدمہ:۔ وہ جھگڑا جسے حاکم کے دربار میں پیش کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

سُوالات

(۱) غور کر کے بتاؤ کہ پانچ روٹی والا اس بات پر کیوں راضی تھا کہ پانچ روپئے میں لے لوں اور تین روپیہ میرا ساتھی لے لے ؟

(۲) حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ کیا فرمایا اس کو تم اپنی زبان سے بیان کرو ؟

(۳) روپیہ، ٹکڑا، روٹی، بات، حصہ کی جمع بتاؤ ؟

Scanned with CamScanner

ضمیمہ

از

حضرت مولانا صوفی عبدالصمد صاحب قبلہ قادری

قادری منزل رضوی گلی محلہ بابو گنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد

(بہار)

Scanned with CamScanner

نعت شریف

از۔ خلیفۂ اعلیحضرت بحر العلوم حضرت علامہ مولانا ھدایت رسول صاحب رضا قبلہ رامپوری (علیہ الرحمۃ والرضوان)

تمہارا ذکر میرا دین و ایماں یارسول اللہ
تمہارا مصحفِ رخ میرا قرآں یارسول اللہ

جو دیکھیں خواب میں جلوہ تمہارے مصحفِ رخ کا
ابھی ہو جائیں سب کافر مسلماں یارسول اللہ

جو تیرے علم کا منکر جو تیری جاہ کا دشمن!
نہیں واللہ وہ کافر مسلماں یارسول اللہ

وہابی کے کلیجہ پر ہزاروں تیر لگتے ہیں؟
جو کہتا ہے کہیں سنی مسلماں یارسول اللہ

تمہارے دشمنوں کے سر کچلنے کو رہیں قائم
غلامانِ شہِ احمد رضا خاں یارسول اللہ!

کھلے جب روبرو ستار کے پردہ گناہوں کا
ہدایت کے ہو سر پر تیرا داماں یارسول اللہ

حضور بدر ملّت میری نظر میں

از: حضرت مولانا عبدالمبین صاحب نعمانی قادری رضوی مدظلہ
صدر المدرسین دار العلوم قادریہ چریاکوٹ، ضلع مئو، یوپی۔

پیکر شریعت، بدر ملت حضرت علامہ بدر الدین احمد رضوی علیہ الرحمۃ دنیائے اہل سنت کے مقتدر اور باوقار علماء میں شمار کئے جاتے ہیں اتباع شریعت اور تقویٰ جیسے آپ کی گھٹی میں پلادیا گیا تھا مسلک اہلسنّت وجماعت کے ایسے پختہ مبلغ اور امام اہل سنت سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ العزیز کے ایسے سچے عاشق تھے کہ اس کی مثال ڈھونڈا کیجئے۔ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کو شعیب الاولیاء حضرت بابرکت شاہ یار علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قائم تو ضرور کیا مگر اس کو شہرت و مقبولیت حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ ہی کے دم قدم سے ملی۔ تصلب فی الدین میں براؤں شریف کو جو خصوصیت کی شہرت ملی اس میں کافی سے زیادہ حصہ حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ ہی کا ہے۔ ہمارے بچپن میں پختہ سنّی کو حشمتی یا براؤنی کہا جاتا تھا۔

آپ کی تصانیف نے دنیائے سُنیت میں بڑا انقلاب پیدا کیا ہے خصوصًا "سوانح اعلیٰ حضرت"، کہ جب کتب خانہ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی سوانح حیات سے خالی تھا۔ حیاتِ اعلیٰ حضرت چھپ کر مارکیٹ ملنے سے غائب ہوچکی تھی اس دور میں آپ نے ایک نرالے انداز سے سوانح لکھ کر سرکار اعلیٰحضرت کا تعارف کرایا۔ اور بد عقیدہ و گمراہ جماعتوں اور ان کے گرگوں کے فاسد عقائد سے قوم کو آگاہ کیا۔ جس سے سرکار اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی شان مجددیت نکھر کر سامنے آگئی۔ فیض الادب لکھ کر بھی آپ نے سُنی طلبہ پر بڑا احسان کیا اور بد مذہبوں کی بعض کتابوں سے نجات دلائی۔ تعمیر ادب لکھ کر آپ نے سُنی دینی مکاتب میں زبان و ادب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عقائد کی پختگی کا جو درس دیا ہے وہ اسی کتاب کا حصہ ہے۔ شروع میں کتاب کو چھاپنا اور اس کو مدارس تک پہونچانا اور داخل نصاب کرانا بہت دشوار کام تھا جس کا اوّلین سہرا جناب حافظ رفیق القادری صاحب مالک امجدی کتب خانہ بچپڑوا گونڈہ کے سر جاتا ہے۔ مگر اس کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ بیس۲۰ پچیس۲۵ ناشرین اس کو چھاپ کر شائع کر رہے ہیں مگر اب بھی مارکیٹ میں کمی رہتی ہے۔ یقینًا یہ حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ کے خلوص کی برکت ہے۔ حضرت بدر ملت سے میری پہلی ملاقات مدرسہ اہلسنت بحر العلوم خلیل آباد میں ہوئی جب میں وہاں تدریسی خدمات انجام دے رہا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ نے وضو کرنے

Scanned with CamScanner

میں جو احتیاطیں برتیں سُنّتوں کا جو خاص خیال فرمایا اس نے میرے دل میں بہت اثر کیا۔ غالباً یہ سنہ ۱۳۹۱ھ ہجری کی بات ہے اسی وقت سے میں حضرت بدر ملّت کا دل سے معتقد ہو گیا۔ حضرت مولانا کہیں تشریف لیے جا رہے تھے راستے میں خلیل آباد سے گزر ہوا مدرسہ میں تشریف لائے وہاں کے احباب کو پوچھا اور ان سے ملاقاتیں کیں اسی دوران کسی نے دریافت کیا حضرت کیسے تشریف لانا ہوا؟ تو برجستہ فرمایا اپنے پیر بھائی محمد عزیز خاں رضوی سے ملنے چلا آیا جو اس وقت مدرسہ کے ناظم تھے۔ اللہ اللہ! اس جواب میں شریعت وطریقت کے کتنے رموز پنہاں ہیں وہ کچھ اہلِ نظر ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس سے حضرت مولانا کے حُسنِ عقیدت اور حُسنِ مودت واخوت اور خود پیر سے گہری عقیدت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حضرت بدر ملّت علیہ الرحمۃ کے تقویٰ کا یہ واقعہ کبھی نہیں بھول سکتا۔ مبارکپور سرکار حافظ ملّت علیہ الرحمۃ کے عرس چہلم کی بات ہے جب کہ میں دار العلوم اشرفیہ قصبہ مبارک پور کی عمارت درسگاہِ حافظِ ملّت میں علماءِ کرام کی ملاقات اور زیارت کا شرف حاصل کر رہا تھا۔ بستی ہی کے ایک بڑے عالمِ دین تشریف فرما تھے اچانک اتنے میں حضرت بدر ملّت تشریف لے آئے۔ سب تعظیم بجا لائے سلام ومصافحہ کے بعد جب حضرت تشریف فرما ہوئے تو دیکھا کہ بچوں کے نصاب کی کوئی کتاب تعمیر ادب یا

نورانی تعلیم فرش پر رکھی ہوئی ہے جہاں سب بیٹھے ہیں۔ حضرت بدر ملت نے فوراً اس کتاب کو اٹھایا اور فرمایا آپ حضرات علما ہی ادب نہ کریں گے تو کون کرے گا پھر بغل سے تکیہ لیا اور اس پر رکھ دی۔ حضرت کی یہ بے باکی اور غایت ادب نے میرے دل پر بڑا اثر ڈالا مزید فرمایا یہی وجہ ہے کہ میں بچوں کی کتابوں پر گنبد خضری شریف کے نقشہ کو چھپوانا مناسب نہیں سمجھتا کہ جیسے تیسے کتابیں رکھ دی جاتی ہیں ادب کا کما حقہ لحاظ نہیں کیا جاتا۔ ٹائیٹل پر اگر گنبد خضریٰ کا نقشہ ہوگا تو اور زیادہ بے ادبی ہوگی دینی کتابوں کا اتنا ادب آج کون کرتا ہے۔

معلوم نہیں کیوں حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ مجھ نا چیز پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ خطوط کا جواب بھی جلد دیتے کچھ نہ کچھ نصیحت فرماتے اور ایسے خطابات سے نوازتے کہ میں جن کا قطعاً اہل نہ تھا۔ حضرت کے بہت سارے خطوط میرے نام آئے لیکن غفلت سے وہ سب محفوظ نہ رہ سکے۔ جو محفوظ رہ گئے وہ میں نے "مکتوبات بدر ملت" میں اشاعت کی غرض سے حاضر کر دیئے۔

ایک مرتبہ بریلی شریف میں ۲۵ صفر کو خاص عرس اعلیحضرت کے روز آپ نے متعدد حضرات سے میرے بارے میں پوچھا اور جب میرے آنے کا علم ہوا تو کئی علماء حضرات سے فرمایا کہ "ان کو کہیں دیکھو تو میری

قیام گاہ بتا دو تاکہ ملاقات ہو جائے۔ چنانچہ متعدد علماء نے مجھ سے اس کا ذکر کیا۔ پھر میں نے حضرت سے ملاقات کی تو بڑی مسرت کا اظہار فرمایا اور مجھے بھی مسرت اور ایک گونہ حیرت ہوئی کہ۔ ع

میں اِس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے۔

دین کے لیے اللہ عزّوجلّ نے جو تڑپ انہیں عطا فرمائی تھی اور مسلک حق کی سچی ترجمانی کا جو جذبۂ فراواں آپ کے سینے میں موجزن تھا بے روو رعایت اور بے ریا گفتگو اور معاملت کا جو ملکہ آپ کی طبیعت میں ودیعت تھا اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ یقیناً آپ اسلافِ کرام کی یادگار اور حق و حقانیت نیز خلوص وللّٰہیت کا ایک روشن مینار تھے۔ مولیٰ عزّوجلّ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ التَّحِیَّۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ط۔

محمد عبد المبین نعمانی قادری

دار العلوم قادریہ چریا کوٹ پن ۲۷۶۱۲۹

نزیل رضا اکیڈمی بمبئی

۵ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

خوش خبری

الحمد للہ رب العلمین اعلان کے مُطابق تعمیر ادب کے حصص تصحیح کتابت کے بعد فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ مٹیا محل دہلی ۶ کے ذریعہ منظر عام پر آ گئے ہیں۔ افادہ مسلمین کی خاطر تعمیر ادب حصہ چہارم کے اختتام پر بھی ایک نعت شریف اور مولانا نعمانی صاحب قبلہ کا مضمون "حضور بدر ملت میری نظر میں" مضامین بدر ملت کے صفحہ ۱ سے شامل کتاب کیا گیا ہے۔ مولائے کریم قبول فرمائے اور نجات آخرت کا سامان بنائے۔ آمین۔

فقط

عبد الصمد القادری

خادم مدرسہ گلشن رضا کوملی ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

۱۵ ر جمادی الاولی ۱۴۲۲ھ

ایک ضروری اعلان

تعمیر ادب مکمل سیٹ آج کئی سالوں سے ناشرین کی لاپرواہی کی وجہ سے کتابت کی غلطیوں سے پٹی چھپ رہی تھی فقیر قادری نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود مولیٰ تبارک و تعالیٰ کے فضل اور سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے پرانے نسخوں سے ملا ملا کر تصحیح کرنے کے بعد کہنہ مشق کاتب سے اپنی نگرانی میں کتابت کروانے کے بعد ہندوستان میں مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر کے ذریعہ طبع کروایا جو موجودہ تمام نسخوں کے مقابلے میں صحیح ترین اور اضافہ شدہ نسخہ ہے۔

لہٰذا تعمیر ادب کتاب خریدتے وقت اسی نسخے کو خریدیں۔ اس کتاب کی اہمیت کا پتہ حضور مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی علیہ الرحمۃ کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مضامین بدر ملت کے صفحہ ۱۵ پر مرقوم ہے۔ "اہلسنت وجماعت کے چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لیے کوئی نصاب نہ تھا اس لیے مکاتب و مدارس اہلسنت میں صلح کلیوں اور بدمذہبوں کی گمراہ کن کتابیں پڑھائی جا رہی تھیں تو حضرت مولانا بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی قدس سرہ نے اردو زبان کی تعلیم کے لیے تعمیر ادب لکھا اور دینیات کی تعلیم کے لیے مجھ سے نورانی تعلیم لکھوایا جو بحمدہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئیں اور ہندو پاک کے علاوہ افریقہ، امریکہ اور فرانس و برطانیہ وغیرہ میں بھی داخل نصاب ہو چکی ہیں۔"

المعلن فقیر عبد الصمد قادری رضوی نوری اورنگ آبادی۔ ۲۶ ذی القعدہ سنہ ۱۴۲۴ھ دوشنبہ مبارکہ

طالبِ دُعا
محمّد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضانِ اعلیٰ حضرت
رضی اللہ عنہ

سیونڈیہ آزادنگر بکارو اسٹیل سٹی
جھارکھنڈ

+916204351217

5:28 pm ✓

Scanned with CamScanner